كلمة الخير

وفاقی وزیر کا تجاہل عارفانہ

حمد وستائش اس ذات کے لیے جس نے کارخانۂ عالم کو وجود بخشا
اور
درود وسلام اس کے آخری پیغمبر ﷺ پر جنھوں نے حق کا بول بالا کیا۔

یقین کرنے کو دل تو نہیں چاہتا مگر حقیقت یہی ہے کہ وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید نے دینی مدارس کی کردار کشی اور ان کے خلاف الزام تراشی کی عالمی مہم کا حصہ بنتے ہوئے وہی زبان استعمال کی ہے جو ان کے آقائے ولی نعمت (امریکا اور یورپ کے اسلام دشمن یہود ونصاریٰ) استعمال کرتے رہتے ہیں، معلوم نہیں کہ پرویز کے نام میں کیا نحوست ہے کہ پرویزیت اور اسلام دشمنی لازم وملزوم ہو کر رہ گئے ہیں، دنیا کے خبیث اعظم کسریٰ پرویز سے لے کر غلام احمد پرویز اور پرویز مشرف تک سب نے اسلام دشمنی ہی کا مظاہرہ کیا ہے۔

جناب پرویز رشید صاحب نے بھی دینی مدارس کو "جہالت کی یونیورسٹیاں" قرار دیتے وقت یہ سوچنے کی زحمت تک گوارا نہیں کی کہ ان "یونیورسٹیوں" کا نصاب تعلیم کیا ہے؟ کوئی کلمہ گو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وقرآن وسنت اور علوم دینیہ کے نصاب تعلیم کو جہالت قرار دینے کی جسارت کرے اور اپنے ایمان کو داؤ پر لگا دے۔

وفاقی وزیر کی خدمت میں گزارش ہے کہ مدارس پر نظرِ التفات سے پہلے حکومت کے زیر سایہ اداروں کی حالتِ زار پر بھی توجہ فرمائیں، جہاں سے فارغ ہونے والوں کی اکثریت معاصر حقائق اور جدید علوم سے بے بہرہ ہوتی ہے، انہیں انگریزی زبان پر عبور ہوتا ہے نہ اردو سے واقفیت، نہ لسانیت سے کوئی شغف ہوتا ہے نہ دینیات سے کوئی تعلق، مذہب، تاریخ، فلسفہ، تمدن اور تہذیب کے حوالے سے ان کی معلومات انتہائی سطحی ہوتی ہیں، اردو اور انگریزی میں ماسٹر ڈگری ہولڈر اردو اور انگریزی میں کسی موضوع پر دو صفحے کا مضمون لکھنے کی صلاحیت سے عاری ہوتے ہیں، یہ اس نسل کا حال ہے جو اعلیٰ ترین سرکاری اداروں میں تعلیم حاصل کرتی ہے اسے کمپیوٹر، ای میل، انٹرنیٹ، فیس بک اور ٹیلی ویژن کی سہولتیں میسر ہیں، لیکن سائنس، میڈیکل، انجینئرنگ، کامرس اور آرٹس کے سالانہ امتحانات کے نتائج بمشکل تیس سے بتیس فیصد تک پہنچتے ہیں، جب کہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ان سرکاری اداروں کو چلانے کے لیے قوم سے اربوں روپے بطور ٹیکس وصول کیے جاتے ہیں۔

قوم کے اربوں روپے اور جملہ وسائل عصری علوم کے اداروں پر خرچ کیے جارہے ہیں، لیکن آج بھی اچھا ڈاکٹر اور اچھا انجینئر اسے سمجھا جاتا ہے، جو بیرون ملک سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہو، دوسری طرف پوری دنیا کے اہل علم وفضل اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ علوم دینیہ میں جو تعمق، تبحر اور ماہرانہ دسترس برصغیر کے علماء کو حاصل ہے، وہ دنیا کے دوسرے خطوں میں نہیں، پوری دنیا میں پاکستان کے حفاظ، قراء اور علماء کی تدریسی صلاحیتوں کا اعتراف کیا جاتا ہے، حرمین شریفین میں سینکڑوں پاکستانی اساتذہ قرآن پاک کی تعلیم دے رہے ہیں، مسجد نبوی ﷺ میں قرآن کریم کے پانچ سو حلقے ہیں جن میں سے تین سو سے زائد حلقوں میں وہ پاکستانی اساتذہ مدرس ہیں جو "جہالت کی یونیورسٹیوں" کے تعلیم یافتہ ہیں، دینی مدارس کی خدمات سے آنکھیں بند کرنے والے وزیر کو یہ تک معلوم نہیں کہ گزشتہ سال ۷ جولائی ۲۰۱۴ء کو رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام منعقدہ عالمی تقریب میں سال ۱۴۳۵ھ میں پوری دنیا میں سب سے زیادہ حفاظ تیار کرنے پر "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کو دنیا کا سب سے بڑے اعزاز "خدمت قرآن انٹرنیشنل ایوارڈ" سے نوازا گیا، یعنی اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے **ترسیٹھ ہزار پانچ سو چھپن** حفاظ وحافظات تیار کیے ہیں جب کہ ۱۹۶۰ء سے ۲۰۱۴ء تک صرف وفاق المدارس العربیہ کے نظم کے تحت قرآن کریم حفظ کرنے والے خوش نصیب طلبہ وطالبات کی تعداد **نو لاکھ پچیس ہزار ایک سو بانوے** ہے۔

عالمی سطح پر پاکستان کو یہ ایوارڈ اور اعزاز دلانے والے دینی مدارس ہیں جنہیں وفاقی وزیر نے اسلام دشمنی میں جہالت کی یونیورسٹیاں قرار دیا ہے، چند روز قبل امام کعبہ فضیلة الشیخ غامدی زید مجدہم پاکستان تشریف لائے تو انہوں نے احساس تفاخر کے ساتھ برملا یہ فرمایا کہ انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم پاکستانی اساتذہ سے حاصل کی ہے، اگر ہمارے حکمرانوں میں حق شناسی اور انصاف کا معمولی شائبہ بھی ہوتا تو وہ مدارس دینیہ کے اس کردار پر انہیں علانیہ خراج تحسین پیش کرتے مگر ہماری معلومات کے مطابق کسی ایک سرکاری شخصیت کو بھی اعتراف حق کی توفیق نہیں ہوئی۔

پھر یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سرکاری تعلیمی اداروں اور کالجوں کے ہاسٹل مجرمانہ سرگرمیوں، دہشت گردی اور غنڈہ گردی کے محفوظ رہائشی اڈوں کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، کئی مرتبہ متعدد یونیورسٹیوں کے ہاسٹلز سے بھاری مقدار میں منشیات اور بڑی تعداد میں اسلحہ بھی برآمد کیا گیا، دوسری طرف دینی مدارس ہیں جنہیں ہر حکومت نے نوک سناں پر رکھا، بالخصوص گزشتہ سال سانحہ پشاور کے بعد بے شمار مدارس پر اچانک چھاپے مارے گئے، دارالاقاموں کی تلاشیاں لی گئیں کہ کسی قسم کا کوئی اسلحہ برآمد ہو تو اسے مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈے کے لیے استعمال کیا جائے، مگر حق تعالیٰ شانہ کا احسان ہے کہ پرامن اور محبّ وطن ہزاروں دینی مدارس میں کسی ایک مدرسہ سے بھی کوئی غیر قانونی رائفل تک برآمد نہیں ہوئی۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

وزیر موصوف کی خدمت میں گزارش ہے کہ ''جہالت کی یونیورسٹیاں'' کیا پیدا کر رہی ہیں اس سے پوری قوم اور پوری دنیا باخبر ہے، ان یونیورسٹیوں کو آپ کے کسی سٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں البتہ آپ اپنے سرکاری اداروں کی فکر کریں جو ہر سال ناکارہ، بے روزگاروں کی ایک پوری نسل بازاروں میں بھیج رہے ہیں، جو نظام تعلیم حکومتی سرپرستی میں چل رہا ہے اور جس کے فارغ التحصیل نوجوانوں کو ملازمت یا روزگار مہیا کرنا حکومت کی اخلاقی وقانونی ذمہ داری ہے، وہ لاکھوں کی تعداد میں جوتیاں چٹخاتے پھر رہے ہیں، احتجاج اور مظاہرے کر رہے ہیں ''جہالت کی یونیورسٹیوں'' کو چھوڑیے، آپ علم کی یونیورسٹیوں کے ان فضلاء کے مبلغِ علم، کردار وعمل، اخلاق اور روزگار کی فکر کیجیے! جو آپ کا فرض منصبی ہے۔

آخر میں گزارش ہے کہ علماء کرام نے عصری تقاضوں کے مطابق جدید تعلیم کی کبھی مخالفت نہیں کی، عصری تعلیمی اداروں کو ان کی بیسیوں خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود ''جہالت کی یونیورسٹیاں'' نہیں کہا۔ البتہ علماء کرام تقسیم کار کے فطری اصول کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ تخصص یا اسپیشلائزیشن کے موجودہ دور میں جس طرح کسی ڈاکٹر کے لیے انجینئر یا وکیل نہ ہونا عیب نہیں، اسی طرح کسی عالم کے لیے سائنسدان یا چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ نہ ہونا بھی معیوب نہیں۔ تقسیم کار کے اصول کے تحت ہر شعبہ کے لوگ اپنے اپنے شعبہ میں کام کریں، لیکن چونکہ ہم سب مسلمان ہیں اس لیے عصری علوم کے حاملین کے لیے بہرصورت یہ ضروری ہے وہ دین کی بنیادی وضروری تعلیمات سے باخبر ہوں تاکہ وہ سیکولر نظام تعلیم کی وجہ سے دین کی بنیادی قدروں سے محروم نہ رہ جائیں۔

یہی اقدار انسان کو انسان بناتی ہیں، اس لیے وزیر موصوف کو چاہیے کہ وہ حکومت کی سرپرستی میں چلنے والے تعلیمی اداروں میں ترجمہ وتفسیر قرآن کریم اور احادیث شریفہ کو شامل نصاب کرائیں تاکہ ان اداروں سے پیدا ہونے والے ڈاکٹر، انجینئر، سائنس دان، بیوروکریٹ اور فوجی افسر اچھے مسلمان بھی ہوں اور اچھے شہری بھی ہوں۔

وفاق المدارس العربیہ کی قیادت پر مدارس کا ایک مرتبہ پھر اظہار اعتماد

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ، مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی کے یکے بعد دیگرے ہونے والے اجلاسوں میں ۲۴ رجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۴ مئی ۲۰۱۵ء کو شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کو تیسری مرتبہ صدر اور مولانا محمد حنیف جالندھری کو آئندہ پانچ سال کے لیے پانچویں مرتبہ بلامقابلہ متفقہ طور پر جنرل سیکرٹری منتخب کرلیا گیا ہے، وفاق المدارس کی مرکزی قیادت کا انتخاب مجلسِ عمومی کرتی ہے جس میں ملک کے بارہ صد ممتاز جامعات ومدارس شامل ہیں، مجلس عمومی کے ہر ممبر کو حق رائے دہی کے علاوہ یہ اختیار بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی کسی پسندیدہ شخصیت کا نام پیش کر سکے، کم وبیش گزشتہ ۱۸ سال سے صدارت اور نظامت کے مناصب علیا پر بالترتیب حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور مولانا محمد حنیف جالندھری فائز ہیں۔ ان حضرات کی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

قیادت کا دور ہنگامہ خیز اور صبر آزما رہا ہے، بالخصوص پرویزی دورِ حکومت میں دینی قوتوں اور دینی مدارس کو ملکی اور عالمی سطح پر سازشوں، منافقتوں اور کفر بوّاح کا سامنا رہا، اس عرصہ میں مدارس کو قومی دھارے میں لانے اور ان میں عصری علوم کی تدریس کے پرفریب نعرے کے ساتھ حکومت نے ''وفاق المدارس'' کی قیادت پر ترغیب وترہیب کے تمام ہتھکنڈے آزمائے، مگر وفاق المدارس کی قیادت نے مدارس کی آزادی وخود مختار پر نہ صرف مضبوط و جرأت مندانہ مؤقف اختیار کیا، بلکہ یہ دوٹوک اعلان کیا کہ جو مدرسہ عصری علوم کی تدریس کے عنوان سے سرکاری امداد قبول کرلے گا، وفاق المدارس سے اس کا الحاق منسوخ کردیا جائے گا، یہ وفاق المدارس کے ایمان افروز وجرأتمندانہ مؤقف کا نتیجہ تھا کہ کراچی سے گلگت تک تمام مدارس ایک لڑی میں نظر آئے اور کسی ایک مدرسہ نے بھی حکومتی مراعات کی طرف للچائی نظروں سے نہیں دیکھا۔

حقیقت یہ ہے کہ وفاق المدارس کی موجودہ قیادت نے مدارس کی آزادی وخود مختاری کے خلاف قومی وعالمی سطح پر زبردست یلغار کا جس تدبر ودوراندیشی، حکمت وبصیرت اور مؤمنانہ شجاعت وتہوّر کے ساتھ مقابلہ کیا ہے وہ وفاق المدارس کے لیے ایک تاریخی اعزاز ہے، بالخصوص صدر وفاق شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کی حکیمانہ ومخلصانہ رہنمائی اور حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کی حق گوئی، معاملہ فہمی اور شبانہ روز مساعی کا اس میں بہت بڑا حصہ ہے۔

پاکستان کے تمام دینی مدارس کا ایک مرتبہ پھر موجودہ قیادت پر اظہار اعتماد واطمینان کرنا ان کی فہم وبصیرت، حق پسندی وحق شناسی کی دلیل ہے، ان شاء اللہ مستقبل میں اس فیصلے کے دوررس اور دیرپا نقوش و اثرات مرتب ہوں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وفاق المدارس کے قائدین کو حسب سابق مدارس کی آزادی ومختاری کی حفاظت اور ان کے ظاہر وباطنی مقاصد کی تکمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

اشتہار میتھی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

حکیم الامت ،مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے فرمایا

ملفوظات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مرسلہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب استاذ جامعہ المدارس ملتان

گزشتہ سے پیوستہ:

فرمایا کہ میرے ایک ملنے والے تھے، اسکندریہ میں جا کر ان کا انتقال ہوا، انہوں نے اپنے بچے کو انگریزی سکھانے کی غرض سے ایک انگریز عورت کے سپرد کر دیا تھا اور اس عورت کو تنخواہ دیتے تھے، جب ان کے کوئی ملنے آتے تھے تو وہ اس بچہ کو ان کے سامنے فخراً پیش کرتے تھے کہ دیکھئے! باوجودیکہ اس بچہ نے ایک میم کے آغوش میں پرورش پائی ہے مگر اس کو کلمہ بھی یاد ہے اور کلمہ سنوادیتے تھے، غرض ان امراء کو دین سے اس قدر بعد ہوتا ہے کہ بالکل اس طرف التفات ہی نہیں، پھر دوسروں پر اعتراض ہے کہ علم دین پڑھ کر بھیک مانگتے پھرتے ہیں، میں پوچھتا ہوں کہ قصور کس کا ہے؟ تمہارا یا ان بھیک مانگنے والوں کا؟ جب علم دین بھیک مانگنے والے پڑھیں گے تو وہ بھیک ہی مانگیں گے، سو یہ انتخاب کی غلطی ہے تم اپنے بچوں کو علم دین کیوں نہیں پڑھاتے ہوتا کہ وہ بھیک نہ مانگیں اور بلند حوصلہ ہوں۔

ملفوظ: ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں نہایت خوشدلی سے اپنے احباب کو اجازت دیتا ہوں کہ جن حضرات کو مجھ سے کشیدگی ہے ان سے میری وجہ سے اپنے تعلقات کو نہ بدلیں اور نہ چھوڑیں بلکہ ویسے ہی تعلقات رکھیں جیسے کہ پہلے سے آپس میں ہیں، میں ہرگز نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے میرے احباب کے تعلقات میں بے لطفی ہو اور خدانخواستہ وہ کشیدگی والے بھی میرے دشمن نہیں، نیز پس پشت جو کچھ بھی کرتے ہوں یا کہتے ہوں مگر سارے سامنے آ کر وہ بھی نیازمندگی ہی کا برتاؤ کرتے ہیں اور میں اپنے اس مذاق کو سب حضرت حاجی صاحب ؒ کی برکت سمجھتا ہوں اور یہ اثر بھی ان ہی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ مخالف سے مخالف بھی سامنے آ کر سرنگوں ہو جاتا ہے ورنہ میرے اندر ایسی کوئی چیز نہیں جس کا یہ اثر ہو، نہ مجھ میں کوئی علمی ہی قابلیت ہے نہ مالی ہی وجاہت ہے، نہ کوئی جاہی قوت ہے ایک غریب آدمی ہوں۔ غریب شیخ زادہ کا لڑکا ہوں، پھر جو کچھ نظر آ رہا ہے سب حق تعالیٰ کا فضل اور حضرت حاجی صاحب ؒ کی برکت اور دعاؤں کا ثمرہ ہے، اسی کی فرع ہے کہ میں اپنے دوستوں کو ہمیشہ اس معاملہ میں آزادی دیتا ہوں کہ وہ میری وجہ سے اپنے ایسے دوستوں سے جن کو مجھ سے کشیدگی ہے، بے لطفی اور بے تعلقی نہ پیدا کریں اگر ان سے تعلقات رکھے جائیں مجھ پر بحمد اللہ ذرا اثر نہ ہوگا، البتہ اس کے عکس پر تعجب نہیں کہ اثر ہو۔

(از الافاضات الیومیہ: ص ۷۸، ۷۹)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

افادات شیخ العرب والعجم

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ

مرسلہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب (استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان)

بحوالہ معارف مدنی ﷫

گزشتہ سے پیوستہ:

اگر چہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مولانا ﷫ نے تھرڈ کلاس میں سفر کیا ہے اور ناشتہ وغیرہ میں صرف سات آنے خرچ کیے ہیں، اجلاس میں شریک ہونے والے کسی بھی لیڈر یا عالم نے ایسی کفایت شعاری کا ثبوت نہیں دیا تھا، جب واپسی کا وقت آیا تو ممبران جلسہ نے طے کیا کہ مولانا ﷫ کو سو (۱۰۰) روپے رخصتانہ میں پیش کیے جائیں اور جب میں نے مذکورہ قرارداد کے مطابق رقم پیش کی تو مولانا ﷫ نے فرمایا کہ جو پرچہ میں نے آپ کو دیا تھا کیا وہ گم ہو گیا؟ میں نے کہا کہ موجود ہے، شامل حساب ہے، تو فرمایا کہ آپ نے اسے دیکھا نہیں؟ میں نے کہا کہ دیکھا ہے اور رجسٹر حساب میں اسے درج کرایا ہے، فرمایا بس مجھے اسی قدر دیدیجیے، میں نے عرض کیا کہ کمیٹی نے جو کچھ تجویز کیا ہے اسے پیش کر رہا ہوں، اور آپ کو بھی کمیٹی کی تجویز کو قبول کرنا چاہیے، فرمایا: کمیٹی میں کتنے ممبر ہیں؟ میں نے کہا: ہم سات آدمی ہیں، فرمایا اس جلسہ پر جو روپیہ خرچ ہو رہا ہے وہ آپ ہی صاحبوں کا ہے یا عام چندہ سے ہے؟ میں نے کہا عام چندہ ہے، فرمایا: پھر آپ کو اس طرح صَرف کرنے کا حق نہیں ہے، میں نے کہا پبلک نے ہمیں اختیار دیا ہے، کہنے لگے کہ پبلک نے آپ کو یہ سمجھ کر اختیار دیا ہے کہ آپ حضرات کفایت شعاری کے ساتھ واجبی طور پر خرچ کریں گے، لہٰذا آپ اس بیدردی کے ساتھ خرچ کرنے کے مختار و مجاز نہیں ہیں، میں نے کچھ اور کج بحثی کرنی چاہی، مگر حضرت ﷫ نے (فیصلہ کن انداز میں) فرمادیا کہ میں اس سے زیادہ نہیں لوں گا (بحوالہ قاضی ظہور الحسن سیوہاروی صاحب)

صلیب نما نشان سے نفرت:

حضرت شیخ الاسلام ﷫ ایک مرتبہ ملتان تشریف لائے، میں نے دعوت کر دی، گھر والوں نے زمین پر فرش کر کے گدا بچھا دیا تھا اور گدے پر ایک دوتہی چادر بچھا دی تھی، یہ دوتہی چارخانہ تھی اور اس طرح کہ اس کے خانوں میں کراس + کی شکل بن جاتی تھی، حضرت ﷫ کی نظر دوتہی پر پڑی تو گدے پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمادیا کہ اس میں جگہ جگہ صلیب نما نشان ہیں، میں اس پر نہیں بیٹھوں گا، میں نے دوتہی ہٹا کر دوسرا کپڑا بچھا دیا تو حضرت ﷫ تشریف فرما ہوئے، یہ بغض فی اللہ کی اعلیٰ ترین مثال ہے کہ جس طرح انگریزوں سے نفرت تھی، اسی طرح ان کے شعار سے بھی شدید تنفر تھا۔ (مولانا خدا بخش ﷫ ملتان)

(جاری ہے.........................شیخ الاسلام کے حیرت انگیز واقعات ص ۷۶)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مرتب: مولانا محمد طلحہ ازہر،
مدرس جامعۃ الخیر لاہور

درس قرآن (۳۷)

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم

قل من کان عدوا لجبریل الخ:

بعض یہود نے آپ ﷺ سے یہ سن کر کہ جبریل ◆ وحی لاتے ہیں کہا کہ ان سے تو ہماری عداوت ہے، ہماری قوم پر واقعات ہائلہ اور امکاناتِ شاقہ انہی کے ذریعے آتے ہیں، میکائیل ◆ خوب ہیں کہ بارش اور رحمت ان کے متعلق ہے، اگر وہ وحی لاتے تو ہم مان لیتے، اس پر حق تعالیٰ رد فرماتے ہیں کہ اے محمد! آپ (ان سے) یہ کہیے کہ جو شخص جبرئیل ◆ سے عداوت رکھے (وہ جانے لیکن اس امر کو قرآن کے نہ ماننے میں کیا دخل؟ کیونکہ اس میں تو وہ سفیر محض ہیں) سو (سفارت کے طور پر) انہوں نے یہ قرآن پاک آپ کے قلب تک پہنچادیا ہے، خداوندی حکم سے (تو لانے والی کی خصوصیت کیوں دیکھی جاتی ہے؟ البتہ خود قرآن کو دیکھو کیسا ہے سو) اس کی خود یہ حالت ہے کہ تصدیق کررہا ہے اپنے سے قبل والی (آسمانی) کتابوں کی اور رہنمائی کررہا ہے (مصالح ضروریہ کی) اور خوشخبری سنارہا ہے ایمان والوں کو (اور کتب سماویہ کی یہی شان ہوتی ہے، پس قرآن ہر حال میں کتاب سماوی اور قابلِ اتباع ٹھہرا، پھر جبریل ◆ کی عداوت سے اس کو نہ ماننا نری حماقت ہے، اب رہا مسئلہ عداوتِ جبریل ◆ کا سو اس کا فیصلہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے نزدیک خود اللہ سے عداوت رکھنا یا اس کے دوسرے ملائکہ سے، یا اس کے رسول سے یا خود میکائیل سے جن کی دوستی کا دم بھرتے ہیں، ان سب سے عداوت رکھنا اور جبریل ◆ سے عداوت رکھنا، یہ سب ہم پلہ شمار کیے جاتے ہیں اور ان سب عداوتوں کا قانون یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا دشمن ہو اور جبریل ◆ کا اور میکائیل ◆ کا تو (ان سب کا وبال یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ دشمن ہے ایسے کافروں کا۔

آیات و ربط:

سورۂ بقرہ کا مرکزی مضمون یہود ہیں، اس سورۃ میں ان کے انکار، اقوال و افعال کا تفصیلی ذکر ہے، چونکہ قرآن کتاب ہدایت ہے تو اس کے بیان کیے جانے کا مقصد یہ ہے کہ اے لوگو! وہ عقائد و نظریات سے اجتناب کرنا جو کہ یہود کے تھے اور ان اقوال و افعال سے بچنا جو یہود اختیار کیا کرتے تھے، تو تم ہدایت یافتہ کہلاؤ گے، اس کے علاوہ اس صورت میں انعام الٰہی اور پھر یہود کی جانب سے انعام شدہ اشیاء کی ناشکری کا ذکر بھی ہے، جو انہوں نے مختلف انبیاء کے ساتھ روا رکھی، ان آیات میں بھی یہی بیان ہو رہا ہے۔

شانِ نزول:

ایک مرتبہ آپ ﷺ فدک تشریف لے گئے، جو کہ مدینہ سے تین دن کی مسافت پر تھا، یہ ایک مشہور جگہ ہے جہاں کھجور کے باغ تھے، ان میں سے ایک باغ آپ ﷺ کے انتظام میں تھا، آپ اس کی دیکھ بھال فرمایا کرتے تھے، اور اس کی آمدنی اپنے گھر والوں، ضرورتمندوں، مہمانوں اور اپنے مدرسہ صفہ کے طلبہ پر خرچ فرمایا کرتے تھے، یہ باغ وقف کا تھا، آپ ﷺ اس کے مالک نہ تھے صرف متولی تھے، بعض لوگوں کے نزدیک آپ ﷺ اس کے مالک تھے اور ملکیت ہونے کے سبب آپ کی جائیداد آپ کی وفات کے بعد تقسیم ہونی چاہیے تھی جو نہ ہوئی، اور اس طرح اہل بیت □ پر ظلم ہوا اور اس کے ذمہ دار خلفاء

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

راشدین ⌂ ہیں تو یاد رہے کہ آپ ♏ اس کے مالک نہیں، منتظم تھے۔ اور تھوڑی دیر کے لیے مالک بھی مان لیا جائے تو آپ ♏ کا ارشاد ہے: **نحن معشر الانبیاء لا نورث و لانورث ما ترکنا صدقة** ہم انبیاء کی جماعت ہیں نہ ہم کسی کے وارث بنتے ہیں اور نہ ہمارا کوئی وارث بنتا ہے، جو ہم چھوڑتے ہیں صدقہ ہوتا ہے، یہ امتی اور نبی میں فرق ہے، کہ انبیاء کو وراثت ملتی ہے اور نہ ان کی وراثت تقسیم ہوتی ہے جب کہ عام آدمی کے ساتھ دونوں معاملے ہوتے ہیں۔ فدک میں یہود کا ایک کالج تھا جہاں یہود کی ایک بڑی اکثریت زیرِ تعلیم تھی، آپ ♏ کا خیال ہوا کہ فدک جاتا ہوں وہاں کچھ پڑھے لکھے افراد ہیں، وہاں جا کر تبلیغ کی جائے تو امید ہے کہ بہتر نتائج سامنے آئیں اور بہت سے لوگ مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ آپ ♏ اس ارادے سے چلے اور فدک پہنچے، وہاں یہود کا ایک عالم عبداللہ بن الصوریا رہتا تھا، جید عالم تھا مگر طبیعت میں شرارت تھی اور مختلف اوقات میں عجیب عجیب سوالات مسلمانوں سے کرتا رہتا تھا، چنانچہ آپ ♏ کے پہنچنے پر اس نے بہت سے سوالات آپ ♏ سے بھی کیے، آپ ♏ نے اس کو تمام سوالات کے تشفی بخش جواب دیئے، لیکن چونکہ طبیعت میں شرارت تھی اور اسلام اور مسلمانوں سے عداوت تھی لہٰذا اسلام قبول نہیں کیا، انکار ان کے مزاج میں داخل ہو چکا تھا، تو عبداللہ بن الصوریا نہ مانا، آپ ♏ سے چند ایک سوالات شرارتاً کیے:

▭ پوچھا کہ آپ ♏ کے پاس کونسا فرشتہ قرآن لاتا ہے؟ آپ ♏ نے جواب دیا کہ حضرت جبریل ◆ لاتے ہیں، پھر وہ بولا: جبریل ◆ سے تو ہماری دشمنی ہے، یہ تو چغلیاں کرتا ہے، ہمارے بڑوں نے جو کام کیے وہ تمام باتیں آپ ♏ کو آ کر بتلاتا ہے، یہ اگر آپ ♏ کے پاس وحی لاتا ہے تو ہم اسلام کو نہیں مانتے کیونکہ ہمارے بڑوں پر جو عذابات نازل ہوئے وہ بھی جبریل ◆ ہی لے کر آیا تھا، ہاں اگر میکائیل ◆ وحی لاتے تو ہم ضرور مسلمان ہو جاتے۔ حضرت مجدد الف ثانی ☋ نے ایک کتاب روافض کی رد میں لکھی ہے اس میں حضرت نے تصریح کی ہے کہ روافض کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ چونکہ آپ ♏ اور حضرت علی ◆ کی شکل آپس میں ملتی جلتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی ◆ پر وحی بھیجی تو حضرت جبرئیل ◆ غلطی سے آپ ♏ پر وحی لے کر اتر گئے تو یہ جبرئیل ◆ کی غلطی ہے تو یہود اور روافض دونوں جبرئیل ◆ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ خیر جبرئیل ◆ کے بارے میں اللہ نے بہت سی صفات بیان کی ہیں اور ان کے بارے میں خیانت اور غیر ذمہ داری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، قرآن میں ان کی بہت سی صفات بیان کی گئی ہیں۔ ارشاد ہے: **و اذا الصحف نشرت ، و اذا السماء کشطت ، و اذا الجحیم سعرت ، و اذا الجنة ازلفت، علمت نفس ما احضرت** .... **الی** .... **ثَمَّ امین** . یہ تمام صفات بیان فرمائیں کہ یہ عرش کے پاس رہتا ہے، امانتدار ہے، قوۃ والا ہے، یہ جو پیغام ہم دیں گے، اس کو بالکل ٹھیک اور جس کے پاس بھیجا گیا اسی کو پہنچائے گا، تو جبرئیل ◆ سے ایسی بات تصور کرنا بیوقوفی ہے۔ تو یہ ان آیات کا شان نزول ہے کہ آپ ♏ فدک میں بیت المدراس گئے، تو وہاں عبداللہ بن الصوریا نے حضرت جبرئیل ◆ کے بارے میں سوالات کیے، وحی کے لانے کے بارے میں سوالات کیے، آپ ♏ نے فرمایا جبرئیل ◆ لاتے ہیں تو اس نے کہا کہ یہ تو ہمارا دشمن ہے تو اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

خلاصہ ترجمہ:

آپ ♏ کو کہا جا رہا ہے کہ آپ ♏ کہہ دیں کہ جو جبرئیل ◆ کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے، کیونکہ جبرئیل ◆ کی حیثیت ایک سفیر کی سی ہے، وہ ہماری اجازت سے انبیاء کرام □ تک پیغام لے کر جاتا ہے، ہماری بات دوسرے تک پہنچاتا ہے، وہ اپنی مرضی سے پیغام نہیں لا رہا ہے، ہم بھیج رہے ہیں، تو جبرئیل ◆ کو نہیں ہمیں دیکھا جائے کہ پیغام کس کا ہے اور کون بھیج رہا ہے؟ جبرئیل ◆ بھی قرآن اور وحی لے کر گئے تو اللہ فرما رہے ہیں کہ ہم نے بھیجا ہے وہ اپنی مرضی سے نہیں گئے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

الحاصل: قرآن کی چند نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ مصدق ہے، پہلی کتاب کی تصدیق کرنے والا ہے ہدایت ہے اہلِ ایمان کے لیے خوشخبری وبشارت بیان کرتا ہے۔ من کان عدوا للّٰہ الخ جو اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، جبرئیل ومیکائیل) وہ کافر ہے اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ خلاصہ یہ کہ پیغمبروں، کتابوں اور فرشتوں سے دشمنی درحقیقت اللہ کے ساتھ دشمنی ہے، یاد رکھیے! مقبولان دربارِ خداوندی سے دشمنی اصل میں اللہ سے دشمنی ہے۔

اصول فقہ: اس آیت سے ایک اصول سمجھ آتا ہے کہ اللہ کے برگزیدہ سے محبت اللہ سے محبت ہے۔ ان سے نفرت وعداوت اللہ سے نفرت ودشمنی ہے۔ حدیث قدسی ہے: من عادیٰ لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب دو طبقات سے خدا نے جنگ کا اعلان کیا ہے قرآن میں سودخوروں سے فرمایا فاذنوا بحرب من اللّٰہ و رسولہ حدیث میں خدا کے ولیوں سے دشمنی رکھنے والوں کے لیے من عادیٰ لی ولیا الخ .

عالمی قانون: دنیا میں بہت سے ایسے قوانین ہیں جو ہر ایک کے نزدیک مسلّم ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ سفیر وقاصد خواہ وہ کسی بھی ملک اور کسی بھی مسلک ومذہب اور عقیدے سے تعلق رکھتا ہو اس کو قتل نہیں کیا جاتا۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپ کے دو آدمی آئے ثمامہ اور عبداللہ بن رواحہ، یہ یمن کے رہنے والے تھے اور مسیلمہ کو خدا کا نبی مانتے تھے، آپ کے مسیلمہ (مدعی نبوت) کا پیغام لے کر آئے، وہ کہتے ہیں کہ تم اور میں دونوں نبی ہیں، ہم علاقہ تقسیم کر لیتے ہیں تمہارا علاقہ شہر اور میرا علاقہ گاؤں ہوگا، تم میرے اور میں تمہارے علاقہ میں نہ آؤں گا، آپ نے جواب دیا کہ میں کون ہوتا ہوں نبوت تقسیم کرنے والا، پھر آپ نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم مسیلمہ کو نبی مانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، تب آپ نے فرمایا کہ اگر قاصدوں کو قتل کرنے کا ضابطہ ہوتا تو میں تم کو قتل کر دیتا، لیکن قاصدوں کو کچھ نہیں کہا جاتا، اس لیے میں تم کو چھوڑتا ہوں، تو خلاصہ یہ کہ سفراء اور قاصدین کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ تو پیچھے بات ہو رہی تھی کہ اللہ کے نیک بندوں سے دشمنی کا وبال بہت سخت ہے کہ اللہ نے ایسے لوگوں سے جنگ کا اعلان فرمایا ہے، اور ظاہری بات ہے کہ جنگ میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ دشمن کی قیمتی چیز کو نقصان پہنچایا جائے، اور ایک مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے، تو خدشہ ہے کہ مبادا ہم سے کسی اللہ والے کی گستاخی یا ان کو ہم سے تکلیف نہ پہنچ جائے کیونکہ یہ ایمان کے سلب کا ذریعہ بن سکتا ہے اس معاملہ میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

اہم واقعہ:

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، مفتی محمد حسن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مفتی حسن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا عبدالجبار غزنوی کے پاس بیٹھا تھا، چونکہ اہلِ حدیث تھے تو ان کے پاس ایک نوجوان آیا اور آکر امام ابوحنیفہ کو برا بھلا کہنے لگا اور گالیاں دینا شروع کر دیں، حضرت نے منع فرمایا مگر وہ باز نہ آیا، حضرت فرمانے لگے کہ مجھے خطرہ ہے یہ شخص کہیں ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔ حضرت کے اس فرمان کے چند ہی دنوں بعد اس نوجوان کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ مرزائی ہوگیا ہے۔ حضرت مفتی محمد حسن فرماتے ہیں کہ بعد میں حضرت سے پوچھا کہ حضرت آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ ایمان سے محروم ہو جائے گا؟ تو حضرت نے جواب دیا اس نے ایک اللہ کے ولی سے دشمنی کی، ایسے لوگوں سے اللہ جنگ فرماتے ہیں اور جنگ میں قیمتی چیز کو نقصان پہنچایا جاتا ہے، سب سے قیمتی چیز ایمان ہے، اس وجہ سے کہہ دیا۔ اس لیے علماء، صلحاء اور اتقیاء بالخصوص حضرات ائمہ مجتہدین کی عزت کریں، ان سے محبت رکھیں، اگر محبت نہیں رکھ سکتے تو کم از کم ان کو برا بھلا نہ کہا جائے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

تقریر صحیح بخاری شریف

قسط (۹)

عارف باللہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری نوراللہ مرقدہ

بانیٔ جامعہ خیرالمدارس

ضبط و ترتیب: مولانا قاری محمود احمد صاحب مدظلہم (مدرس جامعہ ہذا)

الغرض من ترجمۃ الباب:

مصنف ♋ کی اس باب سے اصلی غرض کیا ہے؟ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مبادیٔ وحی کا ذکر ہے، کیونکہ کیف کان بدأ الوحی لایا ہے، اور اس کے بعد چھ حدیثیں آرہی ہیں، ان میں سے ایک یا دو میں مبادیٔ وحی کا ذکر ہے اور کسی حدیث میں ابتداء وحی کا ذکر نہیں ہے، اس لیے بعض محدثین نے جیسا کہ محمد بن اسماعیل تیمی ♋ نے کہا ہے کہ بخاری ♋ کے لیے مناسب تھا کہ باب کیف کان الوحی کہتا بدأ کا لفظ نہ بولتا، تو اب ساری حدیثیں موافق ہوجاتیں، بدأ بولنے میں موافق نہیں۔ اور بعض محدثین نے تاویل کی ہے کہ مطلق وحی کا ذکر اصل مقصود ہے اور کیفیت اور مبدأ ہونا یہ زائد ہے مقصود سے، اس سے معلوم ہوا کہ اگلی حدیثوں میں وحی کا ذکر تو ہے کیفیت کا نہیں۔ مگر حق بات وہ ہے جو محققین علماء نے کہی ہے۔

🗁 علامہ سندھی ♋ محشی بخاری نے کہا کہ بدأ مضاف اور وحی مضاف الیہ ہے اور اضافت تین قسم پر ہوتی ہے 🗁 بیانیہ 🗎 لامیہ 🗎 ظرفیہ، یہاں اضافت بیانیہ ہے جیسے خاتم فضۃ اس میں مضاف اور مضاف الیہ ایک ہوتے ہیں غیر غیر نہیں ہوا کرتے تو معنی یہ ہوگئے کہ بدأ اور وحی ایک ہے ای کیف کان بدأ امر الدین و النبوۃ الذی هو الوحی تو بدأ الوحی بعینہ وحی مراد ہے، اب مناسبت ہوجائے گی۔ 🗎 انور شاہ صاحب ♋ نے کہا کہ بدأ سے مراد مقابل ہے عدم کے، تو معنی یہ ہوا کہ مطلق وحی کا ذکر ہے اور عدم وحی ہے وفات نبی تو مطلب یہ کہ وفات سے پہلے پہلے کی کیفیت۔ 🗎 حضرت شیخ الہند ♋ فرماتے ہیں کہ بدأ مقابل ہے منتہا کے، یعنی مطلق وحی کا ذکر ہے، اب مناسبت ہوجائے گی۔ 🗎 شاہ ولی اللہ ♋ فرماتے ہیں کہ وحی سے مراد قرآن اور حدیث ہے، یعنی باب بیان میں قرآن اور حدیث کے، اب معنی ہوا کہ ہم تک قرآن و حدیث کی وحی کیسے پہنچی؟ حضور ♏ کے واسطے سے اور حضور ♏ تک جبرئیل ◆ کے واسطہ سے عن اللہ تعالیٰ۔ اب عام ہے کہ مبدأ خواہ اللہ کا آوے خواہ جبرئیل ◆ کا خواہ حضور ♏ کا، تو تینوں صورتوں میں حدیثوں کو باب کے ساتھ مناسبت ہوجائے گی، یہ ظاہری مناسبت تھی اور حقیقت میں اس باب سے اصلی غرض امام بخاری ♋ کی تین چیزیں بیان کرنی ہیں 🗁 عظمتِ وحی 🗎 عصمتِ وحی 🗎 صدقِ وحی، اس واسطے کہ علم صحیح کے حاصل کرنے کے چار ذریعے ہیں 🗁 عقل 🗎 خبر 🗎 حس 🗎 وحی ان میں جو تین پہلے ذریعے ہیں علم یقینی کا فائدہ نہیں دیتے، کبھی ظنی اور کبھی غلط۔ مثلاً 🗁 عقل: دنیا میں عقلاء مختلف ہیں آپس میں، کوئی کہتا ہے حادث عالم کو اور ایک قدیم، تو ظاہر بات ہے کہ ایک غلط ہے ان میں سے تو علم یقینی حاصل نہیں ہوتا 🗎 دوسرے خبر: الخبر یحتمل الصدق و الکذب 🗎 حس: اس سے بھی یقین حاصل نہیں ہوتا مثلاً جو بھینگا ہے وہ ایک چیز کو جب دیکھے تو اس کو دو نظر آتی ہیں، اسی طرح جس کا منہ کا مزہ خراب ہوجائے بیماری کی وجہ سے تو اس کو میٹھی چیز کڑوی محسوس ہوتی ہے۔ 🗎 البتہ وحی علم یقینی کا فائدہ دے گی، اس واسطے کہ اس کے ساتھ تین کا تعلق ہے 🗁 اللہ تعالیٰ 🗎 جبریل ◆ 🗎 حضور ♏، ان تینوں میں شک شبہ نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ کی کسی بات میں غلطی نہیں ہوسکتی، اسی طرح جبریل و

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

حضور ♓ کی باتوں میں، جب وحی میں یہ تین باتیں پائی گئیں تو ایمان اور عمل سب بلاشک یقینی ہونگے۔ ایمان بھی عظیم الشان، صدق🗁 بھی ہوگا اور عصمت بھی، اور اسی طرح اعمال، تو وحی کی تینوں باتیں ہونے سے سارا دین عظیم و عصیم و صادق ہوگا، اب احادیث میں سے جو ایک پائی جائے گی اس کو باب کے ساتھ مناسبت ہوجائے گی تو حاصل یہ نکلا کہ بنا بر تین علماء کے مطلق وحی ہے اور باعتبار شاہ ولی اللہ ♋ کے تین عظمت، عصمت اور صدق کے ساتھ مناسبت ہے۔

و قول اللّٰہ عز وجل :

اس میں دو حالتیں ہیں🗁 رفع کے ساتھ قَولُ مبتدا اور خبر محذوف، اصل میں یوں تھا کہ و فیہ قول اللّٰہ عز و جل 🗎 و قولُ اللّٰہ عز و جل شاھد علیہ ، قول اللّٰہ مبتداء اور شاھد خبر ہے، اس کو ظاہری مطابقت بھی ہے کہ اِنَّا اوحینا میں مطلق وحی کا ذکر ہے (اور حقیقی مطابقت بھی ہے کیونکہ عظمتِ وحی کا بھی ذکر ہے اس طرح سے) کہ اِنَّ تاکید کے لیے آتا ہے اور تحقیق کے لیے، دوسرے جمع متکلم ہے 🗎 پھر تشبیہ دینا کما اوحینا کے ساتھ، یہ تیسری تاکید ہوگئی، 🗐 پھر اس وحی کو نوح ◆ اور نبیین کے ساتھ تشبیہ دینا یہ ایک اور تاکید 🗄 تکرارِ نسبت، پہلے انا میں پھر اوحینا میں تو اس کو چار تاکیدوں کے ساتھ مؤکد کیا، تو جس میں عظمت ہو (اس کو) اس طرح لایا کرتے ہیں ⌛ سیاق وسباق دونوں مراد ہیں یعنی یسئلک اھل الکتاب ان تنزل علیھم کتابا من السماء (مرۃ واحدۃ) (تجھ سے درخواست کرتے ہیں اہل کتاب کہ تو ان پر اتار لاوے لکھی ہوئی کتاب آسمان سے'' یعنی ایک کتاب لکھی لکھائی یکبارگی لادو) میں اعتـ ـراض ہے کہ یہ تدریجاً کیوں نازل ہوا؟ حالانکہ پہلے دفعۃً واحدۃً نازل ہوا تو جواب دیا کہ یہ مدار نہیں ہے نبوت وعدم نبوت کے ساتھ، بلکہ مطلق وحی مدار ہے۔

وجہ تشبیہ: اللہ تعالیٰ نے وحی کو تشبیہ دی نوح ◆ کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے کوئی وحی نہیں آئی، حالانکہ آدم، ادریس، شیث □ بھی نبی ہوئے، تو معلوم ہوا کہ وہ ذی وحی نہ تھے۔

جواب🗁: وحی دو قسم پر ہے (۱) تکوینی (۲) تشریعی، آدم ◆ کی وحی اکثر تکوینی تھی، یہ زیادہ تھی اور وحی تشریعی جس میں آخرت کا ذکر ہو یہ کم تھی اور نوح ◆ میں برعکس تھی اور حضور ♏ کی وحی بھی ایسی ہی تھی۔ جـ واب 🗎: حضرت نوح ◆ ابِ اقرب تھے اور آدم ◆ ابعد تھے، اس واسطے کہ نوح ◆ کے بعد جتنی اولاد ہوئی ہے ان کے تین لڑکے تھے، حام، سام، یافث (سب ان سے ہوئی) اس لیے نوح ◆ ابِ اقرب تھے اور آدم ◆ ابعد تھے، لوگ اقرب کو زیادہ جانتے ہیں بہ نسبت ابعد کے۔ جواب 🗎: وحی دو قسم کی ہے (۱) وحی رسالت اور (۲) وحی غیر رسالت، وحی رسالت یہ ہے کہ نبی کو پہلے پہل کفار کی طرف بھیجا جائے اور وحی غیر رسالت یہ ہے کہ پہلے موافقین کی طرف بھیجا جائے تو آدم ◆ کی اولاد ساری موافق تھی بجز قابیل کے تو وہ اولاد کو احکام سکھلانے کے لیے آئے تھے، ایسے ہی ادریس وشیث اور حضرت نوح □ پہلے نبی ہیں جو کفار کی طرف بھیجے گئے تو ان کی وحی رسالت تھی اور حضور ♏ کی بھی وحی رسالت تھی تو آپ ♏ کی وحی کو نوح ◆ کی وحی کے ساتھ مناسبت تھی۔

حدثنا الحمیدی :

اس میں پہلے دو راوی قریشی ہیں حمیدی اور سفیان اور قریشی کی حدیث کو پہلے لائے ہیں، کیونکہ آپ ♏ نے فرمایا قدموا قریشا اور دوسری حدیث امام مالک ♋ کی لائے جو مدنی ہیں اور حضور ♏ کی ترتیب بھی یہی ہے، تو بخاری ♋ نے وہی ترتیب رکھی '' الحـمیدی '' کنیت، ابوبکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ بن عبداللہ بن الزبیر بن عبداللہ بن حمید بن اسامہ تو ''حمیدی'' منسوب ہے جداعلیٰ کی طرف۔ وفات مکہ میں ۲۱۹ھ۔ ''سـ فیـ ان'' دو ہوئے ہیں (۱) سفیان ثوری ♋ (۲)

---

(۱): فائدہ: صدق مقابلہ میں کذب کے ہوتا ہے اور صداقت کا معنی دوستی ہے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

سفیان بن عیینہ ؒ یہ تابعی ہیں، ابن عیینہ ؒ بڑے اور ثوری ؒ چھوٹے۔(۱) یحییٰ بن سعید الانصاری (۲) محمد بن ابراہیم التیمی یہ دونوں تابعی ہیں، اس کے آگے ہے (۳) علقمۃ بن وقاص لیثی، کنیت ہے ابو واقد، اس میں اختلاف ہے، جمہور کہتے ہیں کہ یہ تابعی ہے، صحابی نہیں، اور محدث ابو عمرو بن مندہ کہتے ہیں کہ صحابی ہے۔

سند کا حسن اور عمدگی: اس کی کئی وجہیں ہیں (۱) ایک وجہ یہ ہو کہ مکی اور مدنی راوی ہوں، اس میں دونوں قسم کے راوی ہیں پہلے دو مکی باقی مدنی (۲) تابعی تابعی سے روایت کرے، اس میں یحییٰ بن سعید اور محمد بن ابراہیم ؒ دونوں تابعی ہیں تو تابعی نے تابعی سے روایت کی ہے اور جمہور کے قول پر علقمہ بھی تابعی ہے تو تین تابعی ہیں (۳) صحابی روایت کرے صحابی سے، یہ آگے آئے گا، ابن مندہ کے قول پر علقمہ اور حضرت عمر ؓ کے درمیان (کوئی واسطہ نہیں تو صحابی روایت کرتا ہے صحابی سے) (۴) سند میں الفاظ اعلیٰ استعمال ہوئے ہوں، حدثنا، اخبرنی، سمعت

عمر بن الخطاب ؓ :

صحابہ میں عمر بن الخطاب ؓ اور کوئی بھی نہیں ہوا، خطاب کے ساتھ اور خطّاب کا لفظ نہ ہو، یہ چوبیس صحابی ہوئے ہیں، یہ اسلام لائے تھے نبوت کے چھ سال بعد اور چھبیس ذی الحج ۲۳ھ، چار شنبہ میں زخمی ہوئے، ابولؤلؤ غلام تھا مغیرہ بن شعبہ ؓ صحابی کا، اور ابولؤلؤ کافر تھا (اس نے) زہر آلود خنجر مارا تھا، تو بدھ کو زخمی ہوئے اور اتوار کو وفات پائی، پھر محرم شروع ہو گیا، ۲۴ھ میں وفات پائی، عمر تریسٹھ سال تھی، خلافت ساڑھے دس برس (رہی) خطبہ میں انہوں حدیث سنائی تھی۔

انما الاعمال بالنیات .... ما هاجر الیه :

پہلے حدیث کے مفرد کا بیان ہو گا ایک ہوتا ہے عمل اور ایک ہوتا ہے فعل، عمل میں دوام اور استمرار شرط ہے اور فعل میں دوام واستمرار شرط نہیں، اسی واسطے قرآن میں و اعملوا صالحا کہا ہے کہ نیک عمل دائمی کرو و افعلوا صالحا نہیں کہا، اسی واسطے کہا جاتا ہے فعل البهائم اور عمل البهائم نہیں کہا جاتا۔

النیات: نیۃ کے معنی ہیں شرعا توجه القلب نحو الفعل ابتغاء لوجه الله تعالی (دل کو متوجہ کرنا فعل کی طرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے)

ارادہ اور نیت میں فرق: ارادہ کرنے والے کی اپنی غرض نہیں ہوتی، اور نیت کرنے میں اپنی غرض ہوتی ہے، اس واسطے اللہ ناوٍ نہیں کہا جاتا کیونکہ نیت میں اپنی غرض ہوتی ہے اللہ مرید کہا جاتا ہے (اور قرآن میں ہے) یرید الله بکم الیسر (اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے)

قوله فمن کانت هجرته: "ہجرت" کے دو معنی ہیں (۱) لغوی (۲) اصطلاحی۔ لغوی معنیٰ: صرف انتقال یعنی ایک زمین سے دوسری زمین پر چلے جانا انتقال من ارض الی ارض اصطلاحی معنی: دو قسم پر ہے (۱) ہجرت ظاہرہ (۲) ہجرت باطنہ دار الفساد سے دار الامان میں جانا یہ ہے ہجرت ظاہرہ۔ جیسے مسلمان مکہ سے حبشہ میں گئے تھے حالانکہ دونوں ملک کافروں کے تھے لیکن مکہ میں فساد تھا اور حبشہ میں امن تھا۔ دوسرے ہجرت ہے دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف جانا، جیسے ہجرت مدینہ، یہ ہجرت ظاہرہ ہے۔ اب لو ہجرت باطنہ: تمام بدن کے گناہ اور دل کے گناہ چھوڑ دینا۔ جیسے حدیث میں آتا ہے المهاجر من هجر ما نهی الله عنه (مہاجر وہ ہے جو ان گناہوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے روکا ہے)۔

دنیا: دنیا مشتق ہے دُنُوٌّ سے یا دَنِیٌّ سے، دنو کے معنی ہیں قریب کے، آخرت کی بہ نسبت دنیا قریب ہے، اس واسطے اس کو دنیا کہتے ہیں اور دنـی کے معنی کمینی اور خسیس کے ہیں تو دنیا آخرت کے اعتبار سے کمینی اور خسیس ہے، اس واسطے اس کو دنیا کہتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جامعہ خیرالمدارس ملتان کی ۸۸ ویں سالانہ تقریب

محمد ازہر (مدیر ماہنامہ الخیر و استاذ الحدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان)

حسبِ معمول اس سال بھی دینی مدارس میں تعلیمی سال کے اختتام کے موقع پر بہت سے مدارس میں بڑے بڑے اجتماع منعقد ہوئے ،بعض مدارس میں سامعین کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کرگئی ،دینی مدارس کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ خاص افراد کی تعلیم وتربیت کے ساتھ عام مسلمانوں کو دینی تعلیمات سے روشناس کروانے ،علمائے حق سے تعلق ووابستگی پیدا کرنے اور اسلامی فضاو ماحول بنانے کے لیے سالانہ جلسوں کا اہتمام کرتے تھے۔

خیرالمدارس ملتان کا شمار پاکستان کے ان چند منتخب اداروں میں ہوتا ہے جو اپنے تعلیمی ماحول، نظم وضبط، اصلاح وتربیت اور تدریس وتبلیغ میں امتیازات کی بناء پر پورے ملک میں معیاری تسلیم کیے جاتے ہیں، بانی جامعہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ سارا سال تعلیم وتدریس میں انہماک کے باوجود جامعہ کے سہ روزہ سالانہ جلسہ کا خصوصی اہتمام فرمایا کرتے تھے، خیرالمدارس کا سالانہ جلسہ جداگانہ اور منفرد شان کے ساتھ منعقد ہوتا تھا، حضرت مولانا خیر محمد ؒ کا مسلک اہل السنۃ والجماعۃ اور مشربِ علماء دیوبند سے وابستہ تمام اکابر علماء ومشائخ کو مدعو فرماتے تھے، خیرالمدارس کا سالانہ جلسہ محض سالانہ اجتماع ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان علمی، ادبی، اصلاحی اور خانقاہی تربیت گاہ ہوتا تھا، جس میں مختلف ذوق ولون کے اکابر مجتمع نظر آتے تھے۔

حضرت مولانا خیر محمد ؒ اپنے علم وتقوی اور اعتدال واستقامت کی وجہ سے تمام علماء ومشائخ اور جماعتوں میں مقبولیت ومحبوبیت کے مقام پر فائز تھے، آپ ؒ کی دعوت پر اکابر واصاغر لبیک کہتے تھے، چنانچہ ایک وقت تھا کہ جامعہ خیرالمدارس کے سٹیج پر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، علامہ شبیر احمد عثمانی، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاری محمد طیب قاسمی، مولانا مفتی محمد حسن امرتسری، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا بہاء الحق قاسمی (معروف کالم نگار عطاء الحق قاسمی کے والد مرحوم) مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا ظفر احمد عثمانی، مولانا محمد علی جالندھری اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی • جیسی متنوع المزاج شخصیات یکجا نظر آتی تھیں، پورے ملک بالخصوص خیرالمدارس کے قریبی علاقوں کے مسلمانوں کو سال بھر خیرالمدارس کے سالانہ جلسے کا انتظار رہتا تھا۔

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ ۱۳۹۰ھ (۱۹۷۰) میں اس دارِ فانی سے دارالبقاء کی جانب انتقال فرما گئے، آپ ؒ کی رحلت کے بعد آپ ؒ کے جانشین حضرت مولانا محمد شریف جالندھری ؒ نے بھی خیرالمدارس کے سالانہ جلسہ کی روایت برقرار رکھی۔ان کی رحلت کے بعد جامعہ کے موجودہ مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری زید مجدہم نے بھی اپنے دورِ اہتمام میں عظیم الشان سالانہ جلسوں کا انعقاد کیا، البتہ ان میں ہر سال کی پابندی ممکن نہ رہ سکی، جس کی ایک وجہ ملک میں امن وامان کی مشکوک صورتِ حال اور خاطر خواہ انتظامات کا نہ ہونا بھی ہے تاہم جب بھی جامعہ کا سالانہ اجتماع ہوا، کماً وکیفاً عظمتِ شان کے ساتھ ہوا۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جامعہ خیر المدارس کے ۸۸ ویں سالانہ اجتماع میں تشریف لانے والے اکابر، زعمائے ملت رہنمایانِ قوم، علمائے ربانیین، مشائخ طریقت، احباب اور متعلقین:

ملک کی ممتاز دینی درسگاہ جامعہ خیر المدارس (رجسٹرڈ) ملتان کا ۸۸ واں تاریخ ساز سالانہ اجتماع ۱۰ ر جب الخیر ۱۴۳۶ھ مطابق ۳۰ اپریل ۲۰۱۵ء بروز جمعرات نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوا، اس اجتماع میں ملک وبیرون ملک سے ہزاروں افراد شریک ہوئے، جن میں ملتِ اسلامیہ کے عظیم رہنما، قائدین، مشائخ، اکابر علماء، سیاسی زعماء اور عوامی نمائندگان نے شرکت کی۔ ان تمام حضرات نے اپنے اعذار اور مصروفیات کے باوجود جامعہ خیر المدارس کے سٹیج کو رونق بخشی، اگرچہ ماضی کی بہت سی شخصیات جو خیر المدارس کے سالانہ جلسہ پر رونق افروز ہوا کرتی تھیں، اس دنیا میں نہیں رہیں، تاہم یہ اجتماع بھی اکابر ومشائخ کی شرکت کے لحاظ سے قابلِ رشک تھا، ان تمام حضرات کے اسماء گرامی کا تذکرہ ممکن نہیں، ہم ان تمام حضرات کے شرکت پر تہہ دل سے ان کے شکر گزار ہیں، ان حضرات میں سے چند شخصیات کے نام درج ذیل ہیں۔

- رئیس العلماء حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)
- شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (نائب صدر دار العلوم کراچی)
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب (صدر المدرسین جامعہ خیر المدارس ملتان)
- عالمی مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل صاحب (مہتمم جامعۃ الحسنین فیصل آباد)
- قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب (امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)
- پیر طریقت محترم جناب حضرت حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب (جھنگ)
- پیر طریقت محترم ناصر الدین خان خاکوانی صاحب (نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان)
- حضرت مولانا عبد الغفور حیدری صاحب (ڈپٹی چیئرمین سینٹ آف پاکستان)
- خطیب عدیم النظیر حضرت مولانا سید عبد المجید ندیم شاہ (مرکزی رہنماء جمعیت علماء اسلام پاکستان)
- حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان)
- شاہین ختم نبوۃ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (مرکزی رہنما مجلس تحفظ ختم نبوۃ)
- خطیب اسلام حضرت مولانا محمد امجد خان (سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علمائے اسلام)
- حضرت مولانا منظور احمد صاحب (نائب شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان)
- حضرت مولانا محمد سعید یوسف (مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن پلندری، آزاد کشمیر)
- حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب (مدیر دار العلوم عیدگاہ، کبیر والا)
- حضرت مولانا ظفر احمد قاسم صاحب (مدیر جامعہ خالد بن ولید ♦، ٹھینگی، وہاڑی)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

- حضرت سید قمر الدین احمد شاہ صاحب (خلیفۂ مجاز حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ)
- حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف)
- حضرت مولانا محمد نواز صاحب نقشبندی (مدیر جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان)
- حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب (مہتمم جامعہ انوار القرآن، کراچی)
- حضرات صاحبزادگان مولانا فضل الرحمٰن درخواستی صاحب (جامعہ مخزن العلوم خانپور)
- شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمالک صاحب (مرکزی رہنما رابطۃ المدارس، منصورہ، لاہور)
- حضرت مولانا قطب صاحب (مرکزی رہنما رابطۃ المدارس، منصورہ، لاہور)
- حضرت مولانا یٰسین ظفر صاحب (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان، فیصل آباد)
- حضرت مولانا محمد یونس بٹ صاحب (ناظم امتحانات وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان، فیصل آباد)
- حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی صاحب (ضلعی مسئول وفاق المدارس العربیہ، چوک سرور شہید، ضلع مظفرگڑھ)
- حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب (مدیر جامعہ فاروقیہ شجاع آباد)
- حضرت مولانا محمد عمر قریشی صاحب (مہتمم دارالمبلغین، کوٹ ادو)
- حضرت مولانا سید عبدالخبیر آزاد صاحب (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)
- حضرت مولانا قاری محمد شوکت صاحب (مدینہ منورہ)
- حضرت مولانا مفتی مظہر احمد اسعدی صاحب (مہتمم جامعہ اسعد بن زرارہ ♦، بہاولپور)
- حضرت مولانا کلیم اللہ صاحب (جامعہ رشیدیہ ساہیوال)
- حضرت مولانا محمد اکبر صاحب (شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان)
- حضرت مولانا قاری غلام یٰسین صدیقی صاحب (مہتمم جامعہ صدیقیہ بہاولپور)
- حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب (جھنگ)
- حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب (مسئول وفاق المدارس العربیہ، ڈیرہ غازی خان)
- حضرت مولانا محمد انور صاحب (استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی)
- حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب (مہتمم جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا)
- حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب (مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ، فیصل آباد)
- حضرت مولانا قاری محمد یٰسین صاحب (مہتمم دارالقرآن، فیصل آباد)
- حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صاحب (مہتمم جامعہ ملیہ، فیصل آباد)
- حضرت مولانا رشید الرحمٰن انوری صاحب (خطیب جامع مسجد انوری، فیصل آباد)
- حضرت مولانا جلیل الرحمٰن انوری صاحب (فیصل آباد)
- حضرت مولانا اسد الرحمٰن انوری صاحب (فیصل آباد)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

- حضرت مولانا قاری محمد میاں صاحب (مہتمم مدرسہ سراج العلوم عیدگاہ، لودھراں)
- حضرت مولانا شفیع الرحمٰن صاحب (کراچی)
- حضرت مولانا ابراہیم سکرگاہی صاحب (کراچی)
- حضرت مولانا قاری خالد امین چنیوٹی صاحب (کراچی)
- حضرت مولانا معین الدین وٹو صاحب (مہتمم جامعہ صادقیہ عباسیہ، منچن آباد)
- حضرت مولانا قاری محمد ایوب صاحب (خطیب جامع مسجد چشتیاں)
- حضرت مولانا عبدالحق مجاہد صاحب (مہتمم انجمن انوار الاسلام، ملتان)
- حضرت مولانا سلطان محمود ضیاء صاحب (مہتمم جامعہ خلفاء راشدین ملتان)
- حضرت مولانا محمد مسعود قاسم صاحب (مہتمم جامعہ قاسمیہ فقیر والی)
- حضرت مولانا قاری محمد ادریس رحیمی صاحب (مہتمم دارالعلوم رحیمیہ، ملتان)
- حضرت مولانا قاری عبدالستار صاحب (مہتمم جامعہ فتح البرکات ملتان)
- محترم جناب حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری صاحب (مرکزی رہنما مجلس صیانۃ المسلمین، جام پور)
- حضرت مولانا محمد مغیرہ صاحب (قصبہ گجرات، مظفر گڑھ)
- حضرت مولانا عبدالمجید صاحب (ناظم دفتر وفاق المدارس العربیہ ملتان)
- حضرت مولانا محمد اسعد نیاز صاحب (بہاولنگر)
- مداح صحابہ حافظ محمد شریف صاحب (منچن آباد)
- شاعر اسلام محترم جناب سید سلمان گیلانی صاحب (لاہور)
- مولانا شاہد عمران عارفی صاحب (ساہیوال)
- محترم جناب زاہد سلیم گوندل صاحب (ڈی سی او ملتان)
- محترم جناب حافظ بشیر احمد صاحب (جامع مسجد نور کراچی)
- محترم جناب بھائی ریحان احمد رانا صاحب (جامع مسجد نور کراچی)
- محترم جناب چوہدری محمد ریاض عابد صاحب (محاسب دفتر وفاق المدارس العربیہ ملتان)
- محترم جناب حافظ محمد نعمان حامد صاحب (ناظم جامعۃ الخیر لاہور)
- جناب قاری امان اللہ صاحب (ملتان)
- جناب قاری محمد طیب صاحب (ملتان)
- محترم جناب طٰہٰ قریشی صاحب (لندن، انگلینڈ)
- محترم جناب رانا محمود الحسن صاحب (سابق ایم این اے ملتان)
- محترم جناب حاجی جاوید انصاری صاحب (ایم پی اے ملتان)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

- محترم جناب رفیق قریشی صاحب (نمائندہ روزنامہ نوائے وقت ملتان)
- محترم جناب جمیل قریشی صاحب (نمائندہ روزنامہ جنگ ملتان)
- محترم جناب شفقت بھٹہ صاحب (نمائندہ روزنامہ خبریں ملتان)
- محترم جناب بٹ صاحب کے رفقاء (گوجرانوالہ)

ان حضرات کے علاوہ ملتان ڈویژن کے دینی مدارس کی اہم شخصیات نے اس اجتماع کی رونق کو دوبالا فرمایا۔

اس اجتماع کی پہلی نشست ۱۰ رجب الخیر کو بعد از نماز ظہر منعقد ہوئی، جس میں تمہیدی وافتتاحی اور خیر مقدمی کلمات جامعہ خیر المدارس کے مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے ارشاد فرمائے، اسی نشست سے مبلغ اسلام، داعی الی اللہ حضرت مولانا طارق جمیل صاحب نے خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا کو خواص وعوام میں جو غیر معمولی محبوبیت عطا فرمائی ہے اس کا مظہر اس تقریب میں بھی نظر آیا، جلسہ گاہ کے لیے جامعہ کے وسیع وعریض پنڈال کا انتخاب کیا گیا تھا، مگر پنڈال کے علاوہ جامعہ کے تمام پلاٹس، جامع مسجد اور قرب وجوار کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے، ان کے علاوہ ہزاروں افراد جامعہ کی چار دیوار کے باہر سڑکوں پر کھڑے تھے جو اژدحام کی وجہ سے جامعہ میں داخل ہی نہ ہو سکے۔ حضرت مولانا نے اپنے مخصوص انداز میں اس امت کے ''مقام اجتباء'' کے موضوع پر خطاب فرمایا، مولانا نے فرمایا کہ حضرات محدثین نے حدیث رسول اللہ ﷺ کی اس انداز میں حفاظت فرمائی کہ آج کوئی بڑے سے بڑا دجال ذخیرۂ حدیث میں ایک لفظ کی کمی بیشی نہیں کر سکتا، اس نشست کا اختتام حضرت مولانا کے پُراثر خطاب اور پُرسوز دعا پر ہوا۔

نماز عشاء کے بعد اس اجتماع کی آخری نشست کا آغاز ہوا، اسی نشست میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا، حضرت کا درس حدیث علوم ومعارف کی ایسی بارش کی مانند تھا جس کی ٹھنڈک اور سیرابی ہر دل محسوس کر رہا تھا، اس نشست سے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، مولانا عبد الغفور حیدری صاحب، مولانا عبد المجید ندیم صاحب، مولانا محمد امجد خان صاحب، پیر ذوالفقار احمد نقشبندی اور مولانا محمد سعید یوسف نے خطاب کرتے ہوئے جامعہ کی ۸۸ سالہ تعلیمی دینی خدمات پر کارکنانِ جامعہ کو مبارک باد پیش کی، مقررین حضرات نے اس سال فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء کو مبارک باد دی، خصوصی طور پر جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کو تمام حضرات نے ان کے صاحبزادے عزیزم مولانا احمد حنیف سلمہ کی تکمیل علوم پر مبارک باد دی۔

اس اجتماع میں شاعرِ اسلام سید سلمان گیلانی، معروف بزرگ نعت خواں حافظ محمد شریف منچن آبادی اور حافظ شاہد نعیم عارفی نے اپنے اپنے کلام سے حاضرین کے قلوب کو گرمایا۔

اس اجتماع میں اکابر کے ہونے والے خطابات کو جامعہ خیر المدارس کے ترجمان ماہنامہ الخیر بابت ماہ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ میں تفصیل کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

۲۰

اشتہار مولانا سمیع الحق

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جامعہ خیر المدارس ملتان میں ۸۸ ویں تعلیمی سال کے اختتام پر ایک عظیم الشان علمی، روحانی اور تبلیغی اجتماع

مرتب: ابو عمار فیاض احمد عثمانی (ناظم ماہنامہ الخیر ملتان)

الحمدللہ! حسب سابق اس سال بھی جامعہ کے موجودہ ۸۸ ویں تعلیمی سال کے اختتام کے موقع پر اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث کے درس کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان علمی، روحانی اور تبلیغی اجتماع منعقد کیا گیا، یہ اجتماع دو حصوں میں مکمل ہوا، پہلی مجلس بعد از نماز ظہر منعقد ہوئی، جس میں عالم اسلام کے ہر دلعزیز محبوب رہنما، مبلغ اسلام، داعی الی اللہ حضرت مولانا طارق جمیل صاحب زید مجدہم نے خصوصی خطاب فرمایا، موصوف اپنی تبلیغی مصروفیات کے باوجود لاہور سے بذریعہ سڑک خصوصی طور پر تشریف لائے اور اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرمایا، اس موقع پر موصوف نے اس سال فارغ ہونے والے مفتیان کرام، علماء، قراء، حفاظ، عالمات اور حافظات (جن کی مجموعی تعداد تقریباً ۵۰۰ تھی) بالخصوص جامعہ کے مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری زید مجدہم کے اکلوتے فرزند برادر عزیز مولانا احمد حنیف جالندھری سلمہ اللہ العزیز کو مبارکباد دی اور دعائیں دیں۔ حضرت کے بیان سے پہلے جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری زید مجدہم نے مختصراً خطاب فرمایا اور ''سبحان اللہ'' کے لفظ پر روشنی ڈالی۔ اس سے قبل مولانا امام دین صاحب، حافظ شریف مخن آبادی اور حافظ غلام مرتضیٰ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

اس موقع پر جامعہ کے تمام اساتذہ کرام، طلبہ عزیز، کارکنان، معاونین و متعلقین کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں علماء، قراء، حفاظ اور عوام الناس نے شرکت کی، جامعہ کا وسیع و عریض پنڈال، جامع مسجد اور تمام پلاٹس کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے اور ابھی بھی سینکڑوں افراد جامعہ کی چار دیوری سے باہر ہی رہے جو رش اور اژدہام کی وجہ سے اندر داخل ہی نہ ہو سکے۔ حضرت مولانا طارق جمیل صاحب زید مجدہم نے اپنے پُر اثر خطاب کے بعد دعا کرائی، اس طرح یہ پہلی مجلس تقریباً ساڑھے پانچ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

دوسری مجلس:

اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی دوسری مجلس بعد از نماز عشاء منعقد ہوئی، سب سے پہلے جامعہ کے نائب شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا منظور احمد صاحب زید مجدہم نے مجموعی طور پر ۲۶ خوش نصیب افراد کے نکاح پڑھائے۔

⌘ بعد ازاں وطن عزیز کے مشہور و معروف نعت خواں حضرات اپنے اپنے مخصوص انداز میں محفل کو خوب گرماتے رہے، جن میں شاعر اسلام سید سلمان گیلانی صاحب (لاہور)، مولانا شاہد نعیم عارفی صاحب (ساہیوال) اور حافظ محمد شریف مخن آبادی شامل تھے۔

⌘ جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری زید مجدہم نے وقت کی قلت کے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

پیش نظر اکابر علمائے کرام کو مختصراً خطاب کرنے کی دعوت دی۔

⌘ اس موقع پر ایک عجیب سماں تھا کہ اکابر علمائے کرام کی ایک بہت بڑی تعداد اسٹیج پر جلوہ افروز تھی، جن میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ کے تلمیذ رشید، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر، جامعہ فاروقیہ کراچی کے رئیس، استاذ العلماء حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب زید مجدہم (انتہائی ضعف کے باوجود خصوصی طور پر تشریف لائے) جامعہ خیر المدارس کے شیخ الحدیث، استاذ العلماء، بانی جامعہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری نور اللہ مرقدہ کے شاگرد رشید اور معتمد خاص، استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صدیق صاحب زید مجدہم، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ؒ کے خلف الرشید اور جامعہ دار العلوم کراچی کے نائب صدر اور شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم، جمعیت علماء اسلام کے امیر مرکزی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، سینٹ آف پاکستان کے ڈپٹی چیئر مین مولانا عبد الغفور حیدری، خطیب بے بدل حضرت مولانا سید عبد المجید صاحب ندیم، خطیب اسلام حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب، پیر طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی، حضرت مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب، حضرت مولانا محمد نواز نقشبندی صاحب، حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب، مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب، حضرت مولانا محمد سعید یوسف صاحب (پلندری) حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب درخواستی اور جامعہ کے تمام اکابر اساتذہ کرام زید مجدہم شامل تھے، متخصصین، درجہ دورہ حدیث شریف، قراءت عشرہ کی تکمیل اور مکمل قرآن پاک حفظ کرنے والے طلبہ کی دستار بندی کی گئی اور ان تمام اکابر نے ان بچوں کے سروں پر شفقت کے ہاتھ رکھ کر دعائیں دیں۔

⌘ جامعہ کے فاضل اور معروف نعت خواں مولوی امام دین صاحب نے (بعد نماز ظہر) سید الخطاطین سلطان العارفین حضرت اقدس سید نفیس الحسینی نور اللہ مرقدہ کا کلام پیش کیا اور جامعہ کے طالب علم حافظ غلام مرتضیٰ نے بھی نعتیہ کلام سے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔

⌘ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مفتی محمد عثمان صاحب (ناظم ادارہ خیر المعارف ملتان) نے ادا کیے۔

⌘ جامعہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ”ڈرون کیمرہ“ کے ذریعہ یہ پروگرام پوری دنیا میں دکھلایا گیا۔

⌘ اس شمارے میں درج ذیل حضرات کے بیانات کا خلاصہ (اقتباسات) قارئین الخیر کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

⌘ حضرت اقدس مہتمم صاحب زید مجدہم (ضبط وترتیب: ابو عمار فیاض احمد عثمانی)

⌘ حضرت مولانا طارق جمیل صاحب زید مجدہم (ضبط وترتیب: حافظ محمد اعظم طارق لسکانی)

⌘ درس بخاری از حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم (ضبط وترتیب: ابو عمار فیاض احمد عثمانی)

⌘ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب زید مجدہم (ضبط وترتیب: ابو عمار فیاض احمد عثمانی)

⌘ حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی زید مجدہم (ضبط وترتیب: ابو عمار فیاض احمد عثمانی)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

خطاب: حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری زید مجدہم:

الحمدللّٰہ و کفی و الصلوٰۃ و السلام علی عبادہ الذین اصطفی ....الخ

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل .... (الآیۃ)

و من احسن قولا ممن دعا الی اللّٰہ .... (الآیۃ) صدق اللّٰہ العظیم

قابل صد احترام حضرات علماء کرام! بزرگانِ دین، معزز ومحترم برادران اسلام، طلبہ عزیز اور میری مائیں، بہنیں، بیٹیاں! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو معلوم ہے کہ ابھی تھوڑی دیر کے بعد عالم اسلام کے عظیم مبلغ، داعی الی اللہ، حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم کا ان شاء اللہ بیان ہوگا، آج مولانا صاحب کو بذریعہ جہاز لاہور سے ۱۲ بجے دن تشریف لانا تھا، مگر مولانا نے لاہور میں موسم کی خرابی کی وجہ سے تاخیر کا عذر فرمایا اور پوچھا کہ میں کیا کروں؟ میں نے کہا بذریعہ روڈ تشریف لے آئیں اور پھر آپ نے ایک لمبا سفر بھی کرنا ہے، آپ سمندر پار، بحر وبر میں عرب وعجم میں تشریف لے جا کر یہ تکالیف برداشت کرتے ہیں، آپ بذریعہ روڈ آجائیں، ۱۱ بجے سے روانہ ہیں، ملتان کے قریب پہنچ چکے ہیں، ان کا بیان ہم سنیں گے۔

یہ اجتماع جامعہ خیرالمدارس ملتان کے تعلیمی سفر کے ۸۸ سال مکمل ہونے پر منعقد ہو رہا ہے (سبحان اللہ)

ایک بار سبحان اللہ کہنا:

ایک بار سبحان اللہ کہنا سلیمان ◆ کی بادشاہت سے افضل ہے، جن کی بادشاہت تمام مخلوقات، زمین وفضا پر تھی، تخت سلیمان اڑ رہا تھا، ایک دیہاتی نے دیکھ کر کہا سبحان اللہ! اللہ نے کیسی شان وشوکت کی بادشاہت سلیمان ◆ کو دی ہے، ہوا نے یہ بات حضرت سلیمان ◆ کو بتائی تو آپ ◆ نے تخت کو اتار کر پوچھا کہ تو نے کیا کہا؟ اس نے یہی جواب دیا، تو آپ ◆ نے فرمایا کہ تیرا ایک بار سبحان اللہ کہنا میری ساری بادشاہت سے بلند ہے، بادشاہت اور اقتدار فانی ہے، مگر یہ سبحان اللہ کا ثواب ساری زندگی تجھے ملے گا، جنت میں بھی ملے گا اور اس کا ثواب باقی رہے گا۔ آج رات اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری شریف کا درس ہوگا، آخری سبق مفکر اسلام، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم دیں گے، وہ بھی سبحان اللہ پر ہے۔ دنیائے کفر، مغربی طاقتیں جتنا اسلام کو بدنام کرنے، اسے مٹانے اور انتشار پیدا کر رہی ہیں، ہمارے بھی کچھ لوگ اس کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں، اس تمام کوشش کے باوجود اسلام اتنی ہی تیزی سے پھیل رہا ہے ترقی کر رہا ہے، سب سے تیزی کے ساتھ پھیلنے والا مذہب اسلام ہے، مغرب میں یہ تعداد زیادہ ہے، عورتیں مردوں سے بھی زیادہ اسلام قبول کر رہی ہیں، اس لیے کہ جو عزت، پاکدامنی عورتوں کو اسلام دیتا ہے وہ کوئی اور مذہب نہیں دیتا۔ جنت تیری ماں کے قدموں کے تلے ہے، اپنی ماؤں کی خدمت کرو، پاؤں دباؤ، کہ اس کے نیچے اللہ نے جنت رکھی ہے۔

عراق، یمن، فلسطین، شام، لیبیا، مصر، افغانستان، پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک میں قتل وغارت

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

گری کا شکار ہے، اس کے باوجود دنیا اسلام قبول کرنے کے لیے بے تاب ہے، کرغستان وسط ایشیاء کے ملک (روس کے ٹوٹنے کے بعد) گیا، وہاں حالات سنے کہ ۷۰ سال تک روس کا قبضہ رہا، نماز پڑھنا بھی جرم تھا، اس کی سزا پانچ سال قید تھی، سرکاری ملازم نماز پڑھتے ہوئے پکڑا جاتا تو ۱۰ سال قید سزا تھی، برقعہ پر پابندی تھی، سزائیں ملتی تھیں، مساجد شہید کر کے علماء کو پھانسیاں تک دی گئیں۔ برفانی علاقہ تھا، ان مسلمانوں کو لٹا دیتے اور وہ اس طرح شہید ہو جاتے۔ ۷۰ سال تک ظلم کی چکی میں پیستے رہے، ہمارے بچوں کو نماز روزوں کا کچھ علم نہ تھا، اللہ علماء کرام کو جزائے خیر دے جو فیکٹریوں، گھروں، کھیتوں میں سرکاری حکم پر کام کرتے، اس دوران چھپ کر ہمیں قرآن پڑھاتے، اب ۲۲ سال ہوئے کہ آج یہاں ۴۵۰۰ مساجد تعمیر ہو گئی ہیں، ۱۵۰ بڑے مدارس ہیں، بخاری شریف تک پڑھائی جاتی ہے۔

یہ سب پاکستان کی برکت تھی، کہ اب جب آزاد ہوئے تو ہم نے اپنے بچوں کو پاکستان بھیج کر عالم، قاری بنایا، وہ پڑھ کر آئے اور مساجد تعمیر کروائیں، ہم نے اپنے بچوں بچیوں کو رائے ونڈ بھیجا، جو دین سیکھ کر آئے اور آج یہاں خدمت کر رہے ہیں۔ اللّٰہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) افریقہ، روس، برطانیہ، جرمنی، فرانس سب چھوٹے ہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ حضرت ابراہیم ◆ کو اللہ تعالیٰ نے آگ میں ڈال کر بچا لیا، اللہ نے بارش نہیں بھیجی کہ یہ آگ بجھ جاتی مگر اللہ نے ایسا نہیں کیا، آندھی اور جبرئیل ◆ کے ذریعہ بچا سکتے تھے، اس وقت کیا عجیب منظر ہوگا؟ حضرت جبرئیل ◆ نے خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا تو فرمایا تو درمیان سے نکل جا، میرا اللہ مجھے خوب دیکھ رہا ہے۔ کویت میں پشاور کا مجھے ایک نوجوان ملا، بولا اللہ تعالیٰ سے ملنے کا ذریعہ کیا ہے، میں نے کہا کہ اپنے والدین سے جو پشاور میں رہتے ہیں، ان سے ملاقات کرتا ہے؟ اس نے کہا فون پر ملاقات کر لیتا ہوں، میں نے اللہ سے ملاقات بھی بہت آسان ہے، کہ فون ملاؤ، ملاقات ہو جائے گی۔ اس نے وضاحت طلب کی ہے میں نے کہا ۲، ۴، ۴، ۳، ۴، ۳ (فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء مع وتر) پانچ وقت نماز پڑھو، ان شاء اللہ یہ اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ ملاقات ہوگی۔

حضرت علی ◆ نماز کے ذریعہ اللہ سے ملاقات فرماتے تھے، اللہ نے اس آگ کو جو ہلاکت کا ذریعہ ہے، اس کو بچانے کا ذریعہ بنا دیا کہ اس کو ٹھنڈا کر دیں۔ حضرت اسماعیل ◆ کو چھری سے جو کہ مرنے کا ذریعہ ہے اس سے بچا لیا۔ ابھی آپ عالم اسلام، مبلغ و مربی حضرت مولانا طارق جمیل صاحب زید مجدہم کا بیان سنیں گے، اللہ نے حضرت کو بڑی قبولیت سے نوازا ہے، بے شمار کفار نے ان کے ذریعہ اسلام قبول کیا، نامعلوم کتنے اداکار، فنکار اور کھلاڑی حضرت کی محنت سے دین کی طرف راغب ہوئے۔

یہ مدارس ان شاء اللہ قیامت تک باقی رہیں گے، یہ آپ کے تعاون سے چلتے ہیں، ان کا چندہ باہر سے نہیں آتا بلکہ آپ جیسے مخلص معاونین سے یہ مدرسے چلتے ہیں، آپ بھرپور تعاون کرتے رہیں، ہم ان شاء اللہ رمضان المبارک سے پہلے پہلے اس پرانی مسجد کو شہید کر کے ایک بہت بڑی اور وسیع مسجد بنا رہے ہیں، آپ دل کھول کر تعاون کریں، یہ مسجد بہت چھوٹی ہو گئی ہے، اللہ پاک ہم سب کو دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

نعت: سمجھے نہ کوئی، ہم کسی گنبد کی صدا ہیں

مولانا محمد اکرام القادری صاحب (خانیوال)

ہم سرورِ کونین ﷺ کے شہروں پہ فدا ہیں
حرمین کے خادم بھی محبت کی ردا ہیں

حرمین شریفین پہ جانیں ہیں نچھاور
اے اہلِ خرد! اہل جنوں ، اہل وفا ہیں

مکہ و مدینہ تو شہہ رگ ہیں ہماری
آئے کوئی، کٹ جائیں گے ہم اہل ہدیٰ ہیں

ہوجائیں گے رسوا سبھی حرمین کے دشمن
طاغوتی اشاروں پہ یہ ہنگامے بپا ہیں

کچھ ایسے خرد مند ہیں ملت کی صفوں میں
جو ملتِ بیضا کے مقاصد سے جدا ہیں

حرمین کے دشمن سے تقابل نہیں کوئی
للکار کے کہتا ہوں کہ ہم ان سے خفا ہیں

اس شہر کی عظمت پہ مٹو، زندہ رہوگے
جس شہر میں خوابیدہ شہ ہر دو صدا ہیں

ہم خواجہ یثرب ﷺ کی غلامی پہ ہیں نازاں
سمجھے نہ کوئی، ہم کسی گنبد کی صدا ہیں

احسان فراموش کی کیا بات کریں ہم
نکلیں گے ، جو پروردۂ آغوش و نما ہیں

یہ ابرہی ہاتھی ہیں ابابیل بنو تم
حوثی دیار غیر کی مسموم ہوا ہیں

نسبت ہے ہمیں بوذر، سلمان ؓ سے اکرام
ہر دور میں ہر حال میں راضی بہ رضا ہیں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

۲۶

اشتہار غامدی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

نظم: بسلسلۂ تقریب ختم بخاری شریف

محترم جناب سید سلمان گیلانی صاحب

ختم بخاری کی ہے تقریب کیا سعید! — قاری حنیف ! بر تیری آج آگئی اُمید
کتنے ہی اولیاء یہاں رونق ہیں بزم کی — کارِ عبادت اور سعادت ہے جن کی دید
'' خیر المدارس'' اللہ کا احسان ہے ارض پر — اب تک ہزاروں لاکھوں ہوئے جس سے مستفید
'' قرآن اور حدیث'' پیمبر ﷺ کے یہ علوم — دنیا میں بھی مفید ہیں عقبیٰ میں بھی مفید
تو ''خیر ؒ'' کے گھرانے کا روشن چراغ ہے — پھیلے گی تم سے خیر ؒ کی روشنی مزید
اللہ ہی کی مدد سے قائم ہے آج تک — ورنہ دباؤ آج مدارس پہ ہے شدید
ہر داڑھی ٹوپی والے کو جدّت پسند آج — دہشت پسند کہتے ہیں کیا دور ہے جدید
'' قاری حنیف '' ناظم اعلیٰ وفاق کا — چٹان جیسا حوصلہ ہے ، عزم ہے حدید
پیشِ نظر ہمیشہ رہا حق بِکا نہیں — باطل نے کتنی بار چاہا کہ لے اسے خرید
پڑپوتا[1] ہے خیر ؒ کا، پوتا شریف ؒ کا — جن کے ہزاروں آج تلمیذ ہیں رشید
گیلانی کی دعا ہے ہمیشہ تیرے لیے — ہر شب شب برأت ہو ، ہر روز ہو روزِ عید
قرآن اور حدیث کی برکت سے رات دن — راحتیں قریب ہوں کلفتیں بعید
اک دورِ نو کا آج آغاز ہوگیا — اک بابِ نو کی آج تجھے مل گئی کلید
عالم تو بن گیا ہے ، مبارک تجھے مگر — اب جلد میں سنوں تیری شادی کی بھی نوید

(۱): عزیز احمد حنیف جالندھری

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

۲۸

اشتہار روح افزا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

درس: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم

الحمد للّٰہ رب العالمین ، والصلوۃ و السلام علی سیدنا و مولانا محمد خاتم النبیین ﷺ و علی الہ و اصحابہ اجمعین ، و علی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین ، امابعد :

حضرات علماء کرام! میرے عزیز طالب علم ساتھیو! معزز حاضرین، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ جل جلالہ کا شکر کس زبان سے ادا ہو، اللہ نے ہمیں آج اس وقت ایسی مجلس میں جمع کیا جو ایک طرف حضور ﷺ کی ایک حدیث پڑھنے، سننے اور سمجھنے کے لیے منعقد ہوئی ہے اور دوسری طرف اللہ کے فضل وکرم سے اسی مجلس میں ملک بھر کے حضرات علماء کرام تشریف فرما ہیں، اور واقعہ یہ ہے کہ مجھے اس مجمع میں صحیح بخاری شریف کی حدیث کا درس ایک آزمائش معلوم ہو رہا ہے، اور خاص طور پر اس لیے کہ میرے انتہائی جلیل القدر استاذ شیخ الکل حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم تشریف فرما ہیں، یہ وہ بزرگ ہیں ان کے بارے میں اگر میں یوں کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ جن استاذوں نے مجھے انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا حضرت کا نام ان میں سرفہرست ہے، آج اللہ نے ان کا فیض پوری دنیا میں اس طرح پھیلایا ہے۔ اس کی مثال نہیں ملتی، ان کی موجودگی میں جن سے میں نے الف ب ت کے سبق پڑھے، صحیح بخاری کا درس دوں یہ بہت بڑی آزمائش بھی ہے، جرأت بھی اور جسارت بھی۔ لیکن حضرت نے میری گزارش کے باوجود مجھے حکم دیا اور ہم نے اپنے بزرگوں سے یہی سیکھا ہے کہ جب بڑے کسی بات کا حکم دیں تو ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان کے حکم کی تعمیل کی جائے۔

دوسری چیز مولانا قاری محمد حنیف صاحب نے جو بات نقل کی ہے کہ اسے موقع پر میں یہ تصور کرتا ہوں کہ جو کچھ اپنے استاذ سے پڑھا تھا، اس کا تکرار اپنے ساتھیوں سے کر رہا ہوں، مولانا محمد حنیف صاحب نے تو فرمایا کہ استاذ کو سبق سنایا جاتا ہے تم یہ سبق سنا دو، مگر سبق جب استاذ کو سنایا جاتا ہے تو تنہائی میں سنایا جاتا ہے اتنے بڑے مجمع میں سبق نہیں سنایا جاتا، جس میں رسوائی کا اندیشہ ہے لیکن اپنے استاد سے سنی بات کا تکرار ہمارے مدارس کی روایت ہے، اسی روایت کے مطابق تعمیل حکم کے لیے چند گزارشات پیش کرتا ہوں، اللہ اپنے فضل سے انہیں قبول فرمائیں اور ہم سب کے لیے نافع بنائیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ تہہ دل سے مبارک باد ہے اپنے ان ساتھیوں کو جو اس عظیم جامعہ خیر المدارس سے دورہ حدیث کی تکمیل فرما رہے ہیں، اللہ نے انہیں یہ سعادت عطا فرمائی اور یہ جامعہ جو ۸۸ سال سے علمائے دین کی افزائش میں لگا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اس جامعہ سے ان کو پڑھنے اور تکمیل کی توفیق بخشی، اللہ تعالیٰ ان کے لیے یہ سعادت دنیا وآخرت کے لیے مبارک فرمائیں، ان کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائیں اور ہمارے حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے اور ہمارے عظیم بھائی قاری محمد حنیف کا صاحبزادہ بھی اس سال تکمیل کر رہا ہے، اللہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ اس کو آنکھوں کی ٹھنڈک اور صدقہ جاریہ بنائے، ان سب ساتھیوں کو امت کا سرمایہ بنائے اور دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔

یہ آخری باب ہے صحیح بخاری کا جو ایک طالب علم نے ہمارے سامنے پڑھا جو امام بخاری ﷫ نے قرآن کریم کی ایک آیت کی تشریح اور تفسیر کے طور پر بیان فرمایا ہے، جس میں اللہ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ "**ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم قیامت کے دن وہ ترازو قائم کریں گے جو سراپا انصاف ہوں گی" لوگوں کے اعمال اور ان کے اقوال کو تولنے کے لیے، ہم وہ ترازو قائم کریں گے جو انصاف قائم کرنے والی ہوں گی سراپا انصاف **و لا تظلم نفس شیئا** اور کسی بھی انسان پر یا کسی جان پر ظلم نہیں ہوگا۔ یہ آخری باب ہے صحیح بخاری کا صحیح بخاری وہ کتاب ہے جس میں امام بخاری ﷫ نے دین کے سارے شعبے ایمانیات، عقائد، عبادات، طہارت، نماز، زکوۃ، حج، صدقات، نکاح، طلاق خرید و فروخت کے معاملات، آداب، اخلاق، الغرض دین کے جتنے بھی شعبے ہیں، ہر شعبہ کے اندر نبی کریم ﷺ کی جو تعلیمات ہیں وہ ساری بیان فرمائی ہیں، دو جلدیں یہ آپ کے سامنے رکھی ہیں، ان دو جلدوں میں نبی کریم ﷺ نے جو تعلیمات انسانوں کو دیں ان کو اول سے لے کر آخر تک امام بخاری ﷫ نے بیان فرمایا ہے، اور اس شان سے بیان فرمایا ہے کہ اس پر پوری امت کا اجماع ہے کہ یہ کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے، اللہ کی نازل کردہ کتاب کے بعد اس روئے زمین پر اس جیسی کوئی مستند کتاب نہیں اور یہ دعوی محض عقیدت کی بنیاد پر قائم نہیں کر دیا گیا، اس کے امام بخاری ﷫ کی محبت تھی اس لیے کہہ دیا گیا ہو، امام بخاری ﷫ بخارا کے رہنے والے عجمی تھے، جن کی زبان بھی عربی نہیں، فارسی زبان بولنے والے اور اس درجہ فارسی بولنے والے لکھتے لکھتے فارسی میں عبارت لکھ گئے عربی کی جگہ۔ وہ بخارا کے رہنے والے تھے، اور اہل عرب کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑی حد تک بجا طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ دین ہمارا ہے، دین ہمارے پاس آیا، قرآن ہماری زبان میں نازل ہوا، حضور ﷺ ہماری زبان میں تشریف لائے، آپ ﷺ کی سنت ہماری زبان میں موقوف ہے۔ اسلام کا جتنا علم ہمارے پاس ہے وہ عجمیوں کے پاس نہیں ہو سکتا، اس واسطے اہل عرب کسی عجمی کے آگے گھاس ڈالنے کے لیے آسانی سے تیار نہیں ہوتے، وہ کہتے ہیں کہ عربیوں کو جتنا دین کا علم ہے وہ عجمیوں کو اتنا نہیں ہو سکتا، لیکن بخارا کے اس فارسی شخص نے اپنی یہ کتاب تالیف کر کے سارے عرب کے لوگوں کی گردنیں جھکا دیں اس درجہ جھکا دیں کہ وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اللہ کی کتاب کے بعد اگر روئے زمین پر کوئی صحیح کتاب ہے تو وہ بخاری شریف ہے، امام بخاری ﷫ اس کتاب میں دین کے تمام شعبے بیان کرنے کے بعد یہ باب قائم کر رہے ہیں، کیوں؟ کہا یہ مقصود ہے کہ سارا علم تو تم نے پڑھ لیا میری کتاب کے اندر، میرے آقا ﷺ جو دین لے کر تشریف لائے تھے اتنی حد تک وہ تمہارے سامنے رکھ دیا، تمہارا عقیدہ کیا ہونا چاہیے وہ بتا دیا، طہارت، نماز کسی ہونی چاہئیں، بتا دیں تمہاری زکوۃ، صدقات، حج، تلاوت بتا دیں، تمہارا نکاح، طلاق تمہارے خرید و فروخت کے معاملات، آداب و اخلاق کیسے ہونے چاہئیں، میں نے سرکار دو عالم ﷺ کے حوالہ سے بتا دیا۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

اب جو آخری بات میں کہنے جارہا ہوں، امام بخاری ♋ گویا زبان حال سے یہ فرمارہے ہیں کہ علم تو نے حاصل کرلیا، پڑھ بھی لیا کہ دین کیا ہے؟ لیکن اپنے قول و فعل کے اندر یہ بات پیش نظر رکھو جو کام کررہے ہو، وہ کسی وقت اللہ کی بارگاہ میں تولا جائے گا، اور جو بات زبان سے نکال رہے ہو وہ تولی جائے گی اور وزن ہوگا، قرآن کریم میں فرمایا **فمن ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ** جس کے ترازو کا وزن خالی ہوگا، لیکن اعمال کا وزن بھاری ہوگا، اقوال کا وزن بھاری ہوگا، اور وہ من پسند زندگی گزارے گا، **و اما من خفت موازینہ** ، جس کے میزان کے اندر وزن کم پڑ گیا **فامہ ھاویہ** تو اس کا ٹھکانہ جہنم کا گڑھا ہوگا، یہ قرآن کریم نے فرمایا تو امام بخاری ♋ سارے دین کی تفصیل بیان کرنے کے بعد آخر میں ہمیں اور آپ کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ اپنے قول و فعل کو اس طرح رکھو کہ تمہارے اسلام میں کتنا وزن ہے؟ بارگاہ الٰہی میں پیش ہوگا اور بارگاہ الٰہی میں تولا جائے گا، دیکھو کتنا وزن نکلے گا یہ فکر پیدا کرنا چاہتے ہیں، امام بخاری ♋ اس باب کے ذریعے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اعمال میں وزن کیسے پیدا ہوتا ہے؟ کس طرح ہم اپنے اعمال کو وزنی بنائیں تو اس کے لیے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا، گویا امام بخاری ♋ زبان حال سے فرمارہے ہیں کہ اگر اپنے اعمال میں وزن پیدا کرنا ہے اللہ کے ہاں قابل قبول ہو تو جو سب سے پہلی حدیث کتاب میں روایت کی تھی اس کی طرف توجہ کرو، اس میں فرمایا تھا حضور ♏ نے **انما الاعمال بالنیات** سارے اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اگر نیت کسی کام میں اللہ کو راضی کرنے کی ہے تب تو اس کام میں وزن ہے اگرچہ وہ چھوٹا سا کام ہو لیکن خالص اللہ کی رضا کے لیے ہو تو وہ وزنی بن جاتا ہے، اگر بڑا کام ہو، شاندار ہو، دکھاوا مقصود ہو، اللہ کو راضی کرنے کی نیت نہ ہو تو وہ بڑے سے بڑا کام بھی بے حقیقت ہے، صحیح بخاری میں حدیث گزری ہے رسول کریم ♏ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کی ایک روایت میں عورت کا ذکر ہے کہ وہ ایک مرتبہ پیاسی کنویں کے پاس گئی اور وہاں سے پانی پیا، تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے ہانپ رہا ہے اور کنویں کے قریب پڑی گیلی مٹی کو چاٹ رہا ہے اس لیے کہ کتے کے پاس پانی نکالنے کے لیے کوئی راستہ نہیں تھا، اسے خیال آیا میں جس طرح میں پانی کے لیے بے چین تھی اسی طرح یہ بھی اللہ کی مخلوق ہے، میں بھی اس کو پانی پلاؤں، کوئی ڈول برتن بھی نہیں تھا، اس نے چمڑے کا موزہ اتارا، کنویں سے پانی بھرا، اور کتے کو پلادیا، تو حدیث میں نبی کریم ♏ یہ واقعہ فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ اللہ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔

چھوٹا سا عمل کتے کو پانی پلادینا اگر اعمال کی تعریف اور فہرست میں اس کو دیکھا جائے تو شاید کوئی اس کا نام بھی نہ لے، اس نے نیکی کا یہ کام خالص اللہ کی رضا کے لیے کیا تھا، اس پر اللہ نے اس کو بخش دیا۔

لیکن یہاں اتنی بات سمجھ لینی چاہیے کہ اس کا مطلب یہ نہ لیا جائے کہ ساری زندگی آدمی گناہ کرتا رہے، اللہ کے حکم کو توڑتا رہے اور یہ سمجھے کہ میں بھی کتے کو پانی پلادوں گا، میری بخشش ہوجائے گی، تو خوب سمجھ لیں کہ اللہ کا قانون اور چیز ہے، رحمت اور چیز ہے، قانون یہ ہے کہ اگر گناہ کروگے، سزا ملے گی، لیکن اللہ کی رحمت کسی قانون کی پابند نہیں ، اگر کسی بندے پر اپنا رحم فرمانا چاہے تو قانون سے ہٹ کر بھی رحم فرماسکتا ہے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ایک نواب کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کے ایک وزیر نے ان کی دعوت کی تو دعوت کے وقت میں جب گھر میں داخل ہوئے تو وزیر کا بچہ نادان تھا، اس کو نواب نظام صاحب نے چھیڑ دیا تو اس نے پلٹ کر کوئی گالی دیدی، وزیر کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی، میرے بچے نے اتنے بڑے نواب کو گالی دی ہے تو وہ تلوار نکال کر کہنے لگا کہ میں اس کا سر قلم کرتا ہوں۔

نواب صاحب نے کہا اس کو کوئی سزا نہ دو، بچہ ذہین معلوم ہوتا ہے اور میں نے خود ہی اس کو چھیڑا تو اس نے پلٹ کر اپنا دفاع کیا، اسے کوئی سزا دینے کی ضرورت نہیں بلکہ نواب نے اس کا وظیفہ جاری کر دیا، اس وظیفہ کا نام تھا ''وظیفۂ دشنام'' یعنی گالی دینے کا وظیفہ، تو ہمارے حضرت فرماتے ہیں کہ دشنام جاری ہو گیا گالی دینے کی بناء پر تو کل کو کوئی شخص سوچے نواب کو گالی دینے سے وظیفہ جاری ہوتا ہے، چلو میں بھی گالی دے آؤں تو میرا بھی وظیفہ جاری ہو جائے گا تو جیسے یہ حماقت ہوگی، اسی طرح اللہ کی رحمت کے نتیجہ میں جو واقعات قرآن حدیث میں آئے ہیں بزرگوں کے واقعات بھی ہیں ان سے یہ نتیجہ نکالنا نادانی کی بات ہوگی، کوئی گناہوں پر جری ہو جائے اور سوچے کہ میری بھی اس طرح مغفرت ہو جائے گی، لیکن اسلام ایسی چیز ہے جو اللہ کی رحمت کو متوجہ کرتی ہے، چھوٹے عمل سے بھی اللہ نواز دیتے ہیں۔

میں نے اپنے شیخ سے ایک بزرگ کے بارے میں سنا جو بڑے محدث تھے، ایک شخص نے خواب میں ان کو دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا میرا خیال تھا ساری زندگی قرآن وحدیث پڑھنے پڑھانے میں گزاری ہے اس کا صلہ ملے گا لیکن جب اللہ کے ہاں پہنچا تو اللہ نے فرمایا تمہارا ایک عمل پسند آیا اس کی وجہ سے تمہاری بخشش کرتے ہیں وہ یہ تھا کہ ایک مرتبہ تم اپنے قلم سے حدیث لکھ رہے تھے تو اس پر ایک مکھی آ کر بیٹھ گئی وہ اس سیاہی کو چوسنے لگی، تم نے تھوڑی دیر کے لیے قلم روک لیا کہیں اللہ کی مخلوق ہے پیاسی ہے، اس کو تھوڑی دیر پینے دیں، تم نے خالص میری رضا کے لیے کیا تو ہم نے اس پر تمہاری مغفرت کر دی تو چھوٹا سا عمل ہو اللہ کی رضا کی خاطر ہو اور نام ونمود نہ ہو، شہرت طلبی نہ ہو تو وہ بھی بڑا وزنی بن جاتا ہے اور بڑا عمل ہو، شاندار ہو، شہرت والا ہو لیکن اللہ کی رضا کے لیے نہ ہو تو پھر بڑے سے بڑا عمل کی بھی اللہ کے ہاں کوئی قیمت نہیں۔ تو امام بخاری ؒ یہ سبق دینا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سبق کو ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

اور یہ ایسا نسخہ کیمیا ہے کہ صبح سے شام تک کی زندگی میں کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کو صحیح نیت کر کے عبادت نہ بنایا جا سکے، آدمی کھائے تو اتباع سنت کی نیت سے کھائے، سوئے تو اتباع سنت کی نیت سوئے تو جتنے اعمال ہیں صبح سے شام تک کی زندگی میں ثواب اور عبادت بن سکتے ہیں، تو یہ درس دینا چاہتے ہیں امام بخاری ؒ اس آیت کو نقل کرنے کے بعد کہ بنی آدم کے اعمال بھی تولے جائیں گے اور زبان سے نکلی ہوئی بات بھی تولی جائے گی اور یہ خاص طور پر ہم لوگوں کے لیے جو صحیح بخاری پڑھ پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں، درس نظامی کی تکمیل کرتے ہیں، بڑا عظیم پیغام ہے جب آگے تمہاری زبان کا ایک ایک لفظ تولا جانے والا ہے، تم اگر دعوت کے کام کے لیے نکلے ہو، تم اگر تدریس

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

کررہے ہو، تم اگر باطل فرقوں کا محاسبہ کررہے ہو تب بھی تمہاری زبان سے ایسا کوئی لفظ نہ نکلنا چاہیے جو جچا تلا نہ ہو، بلکہ ہر بات جو تمہارے منہ سے نکلے وہ وزن رکھتی ہے، اللہ کے ہاں جا کر ریکارڈ ہو رہی ہے، آج کل ہمارے ہاں زبان کے معاملہ میں بڑی بے احتیاطی ہوتی ہے، جو منہ میں آیا کہہ گزرے تحقیق کے بغیر باتیں کرنی شروع کردیں لوگوں پر الزام لگانا شروع کردیں، یہ سب وہ چیزیں ہیں جو انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں۔اس کے بارے میں امام بخاری ؒ فرمارہے ہیں کہ سب تولی جائیں گی، آگے قرآن پاک کے کچھ الفاظ کی تشریح کردی۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”**کلمتان حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان** دو کلمے ایسے ہیں جو رحمٰن کو محبوب ہیں“۔

رحمان کو محبوب ہونے کا ظاہری معنی یہ ہے کہ جو یہ کلمے پڑھے گا وہ رحمان کو محبوب ہوگا۔

”**خفیفتان علی اللسان** کہ زبان پر بہت ہلکے ہیں۔ان کو ادا کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

”**ثقیلتان فی المیزان** لیکن میزان عمل ان کا وزن بھاری ہے۔

اور وہ دو کلمہ ہیں ”سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم“ یہ کلمات اللہ تعالیٰ تعالیٰ کو محبوب ہیں جو پڑھے وہ بھی محبوب ہے، اور میزان عمل میں اس کا وزن بہت بھاری ہے۔

اسی بخاری میں حدیث آئی ہے جو سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے اس کے گناہ اگر پہاڑ کے برابر بھی ہوں اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیتے ہیں، ان کلمات کو اپنا وظیفہ بنانا چاہیے کہ ”سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم“ سو مرتبہ (روزانہ) کم از کم ہر مسلمان پڑھ لیا کرے، اور یہ دو کلموں کی فضیلت اتنی بیان فرمائی ہے۔

ایک بات کہہ کر ختم کرتا ہوں ”سبحان اللّٰہ وبحمدہ“ کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور میں اعلان کرتا ہوں اس کی حمد اور تعریف کے ساتھ سبحان اللّٰہ العظیم اور دوبارہ کہتا ہوں اللہ کی ذات پاک ہے اور عظمت والی ہے تو جو پہلا کلمہ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے کمال کے متعلق ہے اس کی شان جمال کے متعلق ہے۔سبحان اللّٰہ وبحمدہ اور عظمت کا ذکر دوسرے کلمے میں ہے جس میں اس کے جلال کا ذکر ہے تو جمال کا تقاضا یہ ہے کہ دوست سے محبت ہوتی ہے اور جلال کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا خوف ہوتا ہے ”سبحان اللّٰہ وبحمدہ سے ان شاء اللہ اس کا خوف دل میں پیدا ہوگا اور جب محبتیں اور خوف مل جاتے ہیں تو خشیت اللہ بن جاتا ہے۔

ہم جیسے طالب علموں کے لیے یہ بات یاد رکھنے کی ہے **انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء** کہ خشیت نشانی ہے علم کی، اگر اللہ تعالیٰ نے علم کے نتیجہ میں خشیت پیدا فرمادی تو معلوم ہوا کہ علم حاصل ہوا، اگر خشیت پیدا نہیں ہوئی ہم جیسی زندگی پہلے گزار رہے تھے اب بھی ویسے ہی گزار رہے ہیں تو پھر اس کا معنی یہ ہوگا کہ علم کی حقیقت حاصل نہ ہوئی، یہ پیغام ہے جو ہمیں آپ کو اس حدیث کے اندر دیا جارہا ہے اور یہ پیغام ایسا ہے کہ ہم جیسے طالب علم کو وظیفہ بنانے کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں، آمین

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

۳۴

اشتہار معجون قوت فیصل آباد

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو چنا ہے

خطاب مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد طارق جمیل صاحب زید مجدہم

خطبہ مسنونہ کے بعد:

یہ منظر دیکھ کر ایک آیت یاد آئی " کزرع اخرج شطئه الخ "

کسان جب اپنی کھیتی کو لہلہاتے دیکھتا ہے تو بڑا خوش ہوتا ہے، آج مولانا محمد حنیف جالندھری بڑے خوش ہو رہے ہوں گے کہ ان کی کھیتی بڑے عروج پر ہے، لہلہا رہی ہے۔

میرے دوستو!

اللہ تعالیٰ "اس امت کو چنا ہے" ھو اجتبٰکم . چناؤ کے قرآن پاک میں تین لفظ ہیں " و انِ اخترتک یا موسیٰ " میں نے آپ کو چنا۔ اللّٰہ یصطفی من الملائکة رسلا و من الناس ۔

اختار ، اصطفٰی ، اجتبٰی : و کذلک یجتبیک ربک (یوسف◆) ثم اجتبه ربه فتاب علیه و هدی (آدم◆) فاجتبٰه ربه فجعله من الصالحین (یونس◆) اجتبه و هده الی صراط مستقیم (ابراهیم◆) اجتبینهم و هدینهم (تمام انبیاء کرام◆)

یہ تین لفظ نبیوں کے لیے استعمال فرمائے، اس میں دو لفظ اللہ نے ہمیں بھی دیئے، اختار : اچھی چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اصطفی: خالص چیز کا چناؤ۔ اختار خیر سے ہے۔ اصطفی صفی سے ہے، اور ایک ہے اجتبی ، کسی کام کے لیے چناؤ۔

اللہ نے ہمیں کہا کنتم خیر امة اخرجت للناس ایک لفظ تو ہمیں دیدیا، دوسرا کہا ھو اجتبکم تمہیں بھی چنا جیسے نبیوں کو چنا، جو کام نبیوں کے ذمہ کیا وہ تمہارے ذمہ کیا، نبیوں سے کہا تھا کہ پیغام پہنچانا ہے، تمہیں بھی کہا کہ تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ۔ اصطفٰی کا لفظ کیوں نہیں استعمال کیا اصطفٰی ہوتا ہے خالص چیز کا چناؤ، خالص تو صرف انبیاء◻ ہوتے ہیں، باقی لوگ تو خالص نہیں ہو سکتے وہ لفظ صرف نبیوں کے لیے خاص ہے۔

اجتبـــــی: ہم نے تمہیں چنا، اس امت میں اس دین کی حفاظت کی استعداد موجود تھی، انہوں نے اس کو سچ کر دکھایا، اس کا منظر آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، علماء بنی اسرائیل نے خود اپنی کتابیں بدل ڈالیں، یحرفون الکلم عن مواضعه ، بنو اسرائیل نے اللہ کی امانت میں خیانت کی، کیونکہ وہ ایسے چنے ہوئے نہیں تھے موسیٰ◆ کی قوم جب پہنچی سمندر کے کنارے تو آگے سمندر اور پیچھے فرعون کی فوج۔ قال اصحاب موسیٰ انّا لمدرکون علماء ترجمہ جانتے ہیں کہ لیکن انہوں نے جو زبان حال سے کہا وہ یہ کہ موسیٰ◆ آپ نے ہمیں مروا دیا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کلاّ کا ترجمہ جو بھی ہو میں یوں کہا کرتا ہوں، موسیٰ ◆ نے فرمایا تم تھے تو اس قابل، موسیٰ ◆ نے فرمایا میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ دے گا تو میری برکت سے تمہیں بھی مل جائے گا، چالیس سال کی محبت کے بعد بھی ان کی قوم یہ کہہ رہی ہے کہ پکڑوا دیا، مروا دیا۔

یہی واقعہ تقریباً ۲ ہزار یا ۱۵سو سال بعد پیش آتا ہے، ۲۷ صفر شب جمعہ اللہ کے نبی ﷺ مکہ سے نکلے، ابوبکر ◆ ساتھ ہیں، رات کا وقت ہے اور آپ ﷺ پنجوں پر چل رہے ہیں، پنجوں پہ اس لیے چل رہے ہیں کہ کھوجی پورا پاؤں دیکھ کر پہنچ نہ جائے، پنجوں کو دیکھ کر بھی پہنچ گئے، اتنا علم تھا، ابوبکر ◆ کبھی آگے چلیں، کبھی پیچھے۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر! کیا کر رہے ہو؟ کہا یا رسول اللہ! جب یہ خیال آتا ہے کہ آگے دشمن بیٹھا ہو وار نہ کردے، تو میں آگے چلتا ہوں۔ جب یہ خیال آتا ہے کہ کوئی پیچھے سے حملہ نہ کردے تو میں پیچھے آتا ہوں۔ انا لمدر کون آپ فرق دیکھ رہے ہیں۔

جب اوپر چڑھنے لگے تو آپ ﷺ کی انگلیاں زخمی ہوگئی تھیں تو ابوبکر ◆ نے آپ ﷺ کو کندھے پہ اٹھایا اور اوپر جا کر چھوڑا، آپ ﷺ کو ایک جگہ بٹھا دیا، خود اندر گئے سارا غار صاف کیا، اس میں سوراخ تھے، اپنی پگڑی پھاڑ کر ان کو بند کیا، جو بقایا بچ گئے تو کرتا اتار کر اس کو پھاڑا اور دوسرے سوراخ بند کر دیے، ایک سوراخ باقی بچا تو اس پر اپنی ایڑی رکھ دی، یہ وہ سوراخ تھا جس میں سانپ تھا، جب تمام کام کر لیا تو کہا آیئے یا رسول اللہ! اندھیرے میں آپ ﷺ کو یہ اندازہ نہ ہوا کہ ابوبکر ◆ کے جسم پر کرتہ نہیں ہے اور سر پر پگڑی بھی نہیں ہے، جب تھوڑا سویرا ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر! تیرا کرتہ اور پگڑی کہاں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سب سوراخ تھے، مجھے ڈر لگا کہ کہیں آپ ﷺ کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا دے تو میں نے پھاڑ کر بند کر دیئے۔

آنحضرت ﷺ کی آنکھیں چھلکیں، اور فرمایا یا اللہ! میں ابوبکر ◆ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا اور اسے جنت میں میرا ساتھی بنا دے۔

جبرئیل ◆ آئے اور عرض کیا کہ اللہ فرما رہے ہیں کہ ہم بھی ابوبکر ◆ سے راضی ہیں اور جنت میں آپ ﷺ کا ساتھی بنا دیا، جب صبح ہوئی تو قریش پہنچ گئے، جب ان کی آہٹ سنی تو ابوبکر ◆ کے دل کی کیا حالت ہے، اپنی فکر ہے یا اپنے نبی ﷺ کی فکر ہے؟

بنی اسرائیل کے پیچھے جب موت کی شکل قائم ہوئی تو قرآن بتاتا ہے کہ ان کو اپنی پڑ گئی، نہ موسیٰ ◆ یاد رہے نہ ہارون ◆۔ لیکن یہاں قریش کی آہٹ سنی تو قرآن بتاتا ہے کہ صدیق ◆ کو اپنے نبی ﷺ کی پڑ گئی، اپنے آپ کو بھول گئے، اس لیے قرآن کہتا ہے:

اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا ، ابوبکر ◆ غم نہ کر اپنے نبی ﷺ کی ہلاکت کا غم نہ کر، اگر ابوبکر ◆ اپنی جان کا خوف رکھتے، قرآن کہتا لا تخف ان اللّٰہ معنا ، ابوبکر ◆! ڈر نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے، آپ کو فرق بتا رہا ہوں، بنی اسرائیل نے فرعون کو آتے دیکھا، پانی کو دیوار بنتے دیکھا، پھر فرعون کی لاش کو پانی نے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

باہر پھینکا، وہ دیکھا تو ابھی چند قدم چلے تھے کہ کچھ لوگ اپنے بتوں کی پوجا کر رہے تھے، کہنے لگے **یا موسی اجعل لنا الٰھا کما لھم اٰلِھۃٌ** انہوں نے کہا کہ ایسے خدا ہمیں بھی لے دیں جیسا کہ ان کے پاس ہے، تو موسیٰ ◆ نے فرمایا کہ **انکم قوما تجھلون** تم سے بڑا بے وقوف میں نے دیکھا ہی نہیں، ابھی اتنا کچھ دیکھا ہے اور کہتے ہو کہ پتھر کا خدا لے کر دو، آگے بھی نبی پیچھے بھی نبی۔ ہمارے نبی ♏ دنیا سے چلے گئے ۷ جون ۶۳۳ء، ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ پیر کا دن دس سے بارہ کے درمیان آپ ◆ کو پتا چلا دوڑے ہوئے آئے چہرے سے کپڑا ہٹایا، بوسہ لیا، چند آنسو ٹپکے جو آپ ♏ کے ماتھے پر گرے اور باہر نکلے، ایسے مجمع بھرا ہوا ہے، مسجد ہے، عمر ◆ تلوار لے کر کھڑے ہیں جو کہے گا کہ اللہ کے نبی فوت ہو گئے، میں اسے قتل کر دوں گا، وہ اللہ کے پاس گئے ہیں وہ واپس آئیں گے۔

آپ ◆ منبر پر کھڑے ہوئے، عمر ◆ بیٹھ جاؤ، عمر ◆ نے کہا نہیں بیٹھتا، انکار کر دیا، تو ابوبکر ◆ کے الفاظ ہیں **یا ایھا الناس من کان یعبد محمدا فان محمدا قد مات**، لوگو! جو محمد ♏ کی پوجا کرتے تھے، سنو آج انہوں نے موت کو گلے لگا لیا، اور ان پر بھی موت آ گئی، **و من کان یعبد اللّٰہ فان اللّٰہ حی لا یموت** اور جو اللہ کی پوجا کرتے ہیں ان کا اللہ زندہ ہے، موت سے پاک ہے۔

اجتبکم ، ھو اجتبکم ، چنا ان کے اپنے ساتھیوں نے کتابیں تبدیل کر دیں تورات، انجیل بدل دیں، زبور میں تو احکام ہی نہیں اور یہاں ایک فتنہ اٹھا، چاروں طرف سے قبائل نے سر اٹھایا سجاح ایک عورت اٹھی تو طلیحہ بن خویلد ایک بنواسد کا سردار کھڑا ہو گیا، مسلیمہ کذاب بنو حنیفہ میں سے کھڑا ہو گیا اور نبوت کا دعوی کر دیا، سارا عرب مرتد ہو گیا۔

ابوبکر ◆ نے فرمایا اسامہ کا جیش (لشکر) روانہ کیا جائے، اللہ کے نبی ♏ جاتے ہوئے فرما گئے تھے، جیش اسامہ ◆ کو روانہ کیا جائے، تو جب سارا عرب مرتد ہوا تو صحابہ ⌂ آئے اور کہنے لگے کہ تو موقع نہیں اسامہ ◆ کے لشکر کو بھیجنے کا، سارا مدینہ کو مرتدین زیروزبر کر دیں گے، تو یہاں ازواج مطہرات ♑ ہیں۔

ابوبکر ◆ فرمانے لگے، اگر کتے میری بوٹی بوٹی کر دیں، میری لاش کو سڑکوں میں گھسیٹا جائے، پھر بھی میں اسامہ ◆ کے لشکر کو روانہ کر دوں گا، یہ میرے نبی ♏ فرما کر گئے ہیں، ان کا بول اس وقت تھا، جب وحی آ رہی تھی۔

عمر ◆ خلوت میں آ کر ملے، کہا ابوبکر! حالات بدل گئے ہیں تم نرمی کرو، مرتدین کا معاملہ ذرا پیچھے کر دو، لیٹے ہوئے تھے ایک دم تڑپ کے اٹھے اور کہا میں تو تیری مدد کا طلبگار تھا تو بھی مجھے چھوڑ گیا **جبار فی الجاھلیۃ ، و خوار فی الاسلام** ، جاہلیت کے بڑے دلیر اور اسلام کے بڑے بزدل، سنو یہ نہیں ہوگا اور آگے ایک جملہ بولا کہ میرے ہوتے ہوئے دین میں کمی آئے، انہیں جمع کرو، انصار و مہاجرین اکٹھے ہو گئے، منبر پر آئے۔

سنو یہ کن سے بات ہو رہی ہے؟ انصار و مہاجرین سے، سب مرعوب ہو چکے ہیں، اسلامی تاریخ میں دو ہستیاں ہیں، پہلے ابوبکر ◆ ہیں جن کو کہا گیا، **لو لا ابو بکر ◆ لما عُبِدَ اللّٰہ**، اگر ابوبکر ◆ نہ ہوتے تو اللہ کا نام لینے والا کوئی نہ ہوتا اور پھر ۲۱۴ سال بعد احمد بن حنبل ☺ جب وہ معتصم باللہ سے ٹکرا رہے تھے، قرآن کے مسئلہ میں اور مار کھاتے کھاتے بوٹیاں دربار خلافت میں اڑنے لگی، تہبند کھل گیا، اے اللہ! میرا ستر ننگا ہو، تہبند ہوا میں معلق ہو کر

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

کھڑا ہوگیا اور وہ مار رہے ہیں، غشی طاری ہوگئی ہے، احمد بن ابی داؤد معتزلی کو رحم آتا ہے وہ کرسی سے نیچے آ کر کان میں کہتا ہے کہ احمد! اب بھی کہہ دے کہ قرآن مخلوق ہے میں تمہیں خلیفہ کے عذاب سے بچالوں گا، تڑپ کر ہوش میں آئے، کہا احمد! دونوں ہی احمد تھے، تو کہہ دے میرے کان میں قرآن اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں، میں تمہیں اللہ کے عذاب سے بچالوں گا، **لو لا احمد لما عُبِدَ الله ، لو لا ابو بکر لما عُبِدَ الله** ، یہ دو ہستیوں کے بارے میں کہا گیا ہے۔ کسی بادشاہ کو یہ ٹائٹل نہیں ملا کوئی سلطان نہیں، محمود غزنوی پہلا بادشاہ ہے جسے سلطان کا ٹائٹل ملا۔

لوگو! سنو میرے نبی ﷺ کو اللہ نے اس وقت بھیجا جب اسلام کا جاننے والا کوئی نہیں تھا، پھر ہمیں ایک امت بنایا، باقی رہنے والی امت بنائی، اللہ کی قسم میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے عزائم مجھے چھوڑنے کے ہیں، میں اکیلا کھڑا رہوں گا اللہ کے وعدے پر، یہاں تک کہ میرا اللہ وعدہ پورا کرے گا، عہد نبھائے گا، قتل ہونے والے جنت میں جائیں گے، باقی رہنے والے اس دنیا میں میں وارث بنیں گے، میرے اللہ نے کہا ہے **وعد اللّٰہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض** .... الخ کہ میرا اللہ ہمیں خلافت دے گا امن استحکام دے گا ، میری بات غور سے سنو! تم یہ کہتے ہو کہ زکوۃ لینا چھوڑ دوں، نماز قبول کرلوں، اس رب کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ میرے نبی ﷺ کے دور میں جو رسی دیتے تھے باندھنے کے لیے، اگر وہ رسی دینے سے منکر ہوئے اور تم سب پیچھے ہٹ گئے، میرے مقابلے میں انسان، جنات اور درخت و پتھر، پہاڑ سب انسانی روپ دھار کے آ گئے تو میں اکیلا ٹکرے کر دوں گا۔ **ھو اجتبکم** ، اس امت کو چنا گیا، ایک سال چین سے نہیں بیٹھے، اپنی نیندیں حرام کیں، ایک دفعہ نکلے، دوسری دفعہ نکلے، تیسری دفعہ نکلے، حضرت علی ◆ نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی، یا خلیفۃ الرسول! ''امیر المومنین'' حضرت عمر ◆ کو کہا گیا ہے آپ کو ''خلیفۃ الرسول ﷺ '' کہا جاتا ہے۔

جب حضرت عمر ◆ خلیفہ بنے تو کہا جاتا تھا یا خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ ﷺ یہ جملہ تو بڑا ہو گیا، کوئی مختصر جملہ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا، تو کافی عرصہ یہ چلتا رہا، آپ ◆ اپنے حجرے میں تھے، عمرو بن عاص ◆ مسجد میں تھے تو بدو (دیہاتی) جو کہ فصاحت کے بادشاہ ہوتے ہیں، ان کا وفد آیا، انہوں نے اپنے بھول پن میں کہا **این امیر المؤمنین** ؟ آپ ◆ نے فرمایا **الیوم امیر المؤمنین** ، میں آج کے بعد امیر المؤمنین ہوں، خلیفۃ الرسول ﷺ صدیق اکبر ◆ کو کہا جاتا تھا، پھر بدوؤں (دیہاتیوں) کی برکت سے آپ کو یہ لقب ملا، پھر چلتا رہا۔ ۱۹۲۴ء تک چلا جب سلطنت عثمانی ختم ہوگئی تو امیر المؤمنین بدوؤں کا دیا ہوا ٹائٹل تھا۔

دس ماہ کے اندر اندر تیسری دفعہ نکلنے لگے تو علی ◆ نے پکڑ لیا اور کہا یا خلیفۃ الرسول ﷺ میں آپ کو اللہ کے نبی کے دیے ہوئے بول کا واسطہ دیتا ہوں، جو انہوں نے احد میں کہے تھے، احد میں دو باتیں فرمائی تھیں، ابوبکر ◆ نے تلوار اٹھائی، آگے بڑھ کر حملہ کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر ◆! پیچھے ہٹ جاؤ۔ **انت عندی بمنزلۃ سمعی و بصری** تم میری آنکھیں ہو تم میرے کان ہو، ہٹ جاؤ۔ **ثم سیفک و لا تفجعنا نفسک لان اصبت فواللّٰہ لا یکون للاسلام نظام ابدا** ۔ ابوبکر ◆ تلوار نیچے کرلے، اگر آپ ◆ شہید ہوگئے تو اللہ کی قسم

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

آپ ♦ کے بعد کوئی اسلام کوسنبھالنے والانہیں ہوگا،تو حضرت علی ♦ نے کہا یا خلیفۃ الرسول میں آپ کواس بول کا واسطہ دیتا ہوں،آپ پیچھے ہٹ جائیں،ہمیں آگے بھیجیں،انہوں نے لگام چھڑائی،کہا مجھے میری ذات کے بارے میں کوئی نصیحت نہ کر،آگے گئے ، پھر عبدالرحمٰن بن عوف ♦ کبار مہاجرین ☐ نے اصرار کیا،آپ پیچھے جائیں،ہمیں آگے بھیجیں،آپ نے گیارہ لشکر روانہ کیے،سارا مدینہ خالی کردیا،خالد بن ولید ♦ تلیحہ کی طرف بھیجا، عکرمہ ♦ بن ابی جہل کومسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا،شرحبیل بن حسنہ ♦ کو یمامہ کی طرف بھیجا،خالد بن سعید بن عاص ♦ کوحدود شام کی طرف بھیجا،عمر بن عاص ♦ کوتبوک بھیجا،حذیفہ بن محسن ♦ کومسقط عمان بھیجا،علاء بن حضرمی ♦ کو بحرین بھیجا............۔دس مہینے میں سارا عرب دوبارہ اسلام میں لوٹا اور سارا کفر وارتداد کا فتنہ ایسا چلا گیا جیسے ہوا ہی نہیں تھا،یہ اس امت کے لیے اللہ نے جو اجتبیٰ کا لفظ فرمایا تھا اس امت نے اسے صادق کرکے دکھایا۔

یہ بھی اسی کا منظر ہے کہ اس امت نے اللہ کے نبی ﷺ کے علم کو،قرآن کوسینوں سے لگایا،یہ چھوٹے چھوٹے بچے سینوں میں قرآن لیے پھرتے ہیں،سات سال کا بچہ قرآن یاد کرتا ہے،ایک بچہ رمضان شریف میں میرے مدرسہ میں آ گیا،حافظ نہیں تھا،چھٹیاں تھیں،وہ صبح کو بیٹھ کر پارہ یاد کرتا اور شام میں تراویح میں سنا دیتا،انتیس دن میں اس بچہ کا قرآن ختم ہوگیا،رمضان ختم ہوگیا تو وہ بچہ حافظ بھی بن گیا۔اس امت کواللہ نے چنا ہے،چنی ہوئی امت ہے اوراللہ کے نبی ﷺ کے علم کو سینے سے لگایا،بائبل کا ترجمہ کس نے کیا،اس نے کہاں سے سنا کوئی پتہ نہیں،یہ کس زبان میں تھا،عبرانی زبان کہاں ہے وہ مٹ گئی،اس کا پہلا ترجمہ کس نے کیا کوئی پتہ نہیں،اس امت نے اپنے نبی ﷺ کو سینوں سے لگایا اور سند کوایجاد کیا،یہاں جو پڑھائے خواہ وہ کوئی استاذ بھی ہوں ان کے سامنے جب بچہ پڑھتا ہے اور کہتا ہے قال بہ تو بہ کا مرجع کچھ اور نہیں ہوتا اس کا مرجع وہ سند متصل ہوتی ہے جوسیدھی رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہے،ایک واسطہ سے میں بھی اس درسگاہ کا شاگرد ہوں۔

میں نے بخاری پڑھی مولانا محمد عبداللہ سے،انہوں نے پڑھی مولانا خیر محمد سے،انہوں نے مولانا محمد یٰسین سے، انہوں نے شیخ الہند مولانا محمود حسن سے،انہوں نے مولانا محمد قاسم نانوتوی سے،انہوں نے شاہ عبدالغنی سے،انہوں نے شاہ محمد اسحاق سے،انہوں نے شاہ عبدالعزیز سے،انہوں نے شاہ ولی اللہ ♦ سے،یہاں آکر تمام مکاتب فکر میں ان کا جوحدیث کا سلسلہ ہے وہ شاہ ولی اللہ پر متفق ہوجاتا ہے۔

عن شاہ ولی اللہ ، ابو طاہر المدنی ، ابراھیم کردی ، احمد القشاشی ، عبد الواحد شناوی ، محمد بن احمد الرملی ، ابو یحییٰ انصاری، ابن حجر عسقلانی ، ابراھیم بن احمد التنوخی ، احمد بن ابی طالب الحجار ، حسین بن مبارک ،الزبیدی ، عبدالاول بن عیسیٰ حربی ، عبدالرحمن بن مظفر الداؤدی ، عبداللہ بن احمد السرخسی ، محمد بن یوسف الفربری ، امام بخاری ♦

ہمارے ہاں جونسخہ صحیح بخاری شریف کا ہے اس میں محمد بن یوسف الفربری ہے،امام بخاری سے۹۰یا۷۰ ہزار

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

لوگوں نے حدیث سند لی ہے ان میں ایک نام الفربری بھی ہے، امام بخاری ؒ کہتے ہیں کہ **حدثنا الحمیدی ، قال حدثنا سفیان، قال حدثنا یحییٰ بن ابی سعید انصاری ، قال اخبرنا محمد بن ابراھیم التیمی ، انه سمع علقمة ابن ابی وقاص اللیثی ، سمعت عمر بن الخطاب ؓ ، سمعت رسول اللّٰہ ﷺ علی المنبر یقول : انما الاعمال بالنیات و انما لامری ما نوی الخ ،**

یہ وہ سند ہے جس سے دنیا کے اہل علم جڑ کر اللہ کے نبی ﷺ تک پہنچتے ہیں کوئی قول اس امت کے پاس ایسا نہیں جس کی سند نہ ہو، جس کی دلیل نہ ہو اس لیے ساری دنیا کے دجال مل کر میرے نبی ﷺ کے کلام میں لفظ نہیں ڈال سکتے، اور ایک لفظ نہیں نکال سکتے، ہارون رشید نے ایک زندیق کے قتل کا حکم دیا تو وہ کہنے لگا کہ ان باتوں کا کیا کروگے جو میں نے حدیث بنا ڈالی ہیں تو انہوں نے بڑے آرام سے کہا عبداللہ بن مبارک ؒ ایک ایک اس طرح چن کے نکالیں گے جیسے چاولوں سے پتھر چنے جاتے ہیں، ایسے لوگ اللہ نے پیدا فرمائے انہوں نے نبیوں کی یاد تازہ کردی، امام محمد ؒ کی کتابیں جا رہی ہیں، ایک یہودی دیکھ رہا تھا، پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ محمد الشیبانی ؒ کی کتابیں ہیں، کہنے لگا کہ اوہ! اگر چھوٹے محمد ؒ کا اتنا بڑا علم ہے تو بڑے محمد ﷺ کا کتنا علم ہوگا، یہ کہتے ہوئے وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

قرآن وحدیث کو سینے سے لگایا، یہ میرے نبی ﷺ کا روحانی نسب نامہ ہے، ہم سب اللہ کے محبوب کی روحانی اولاد ہیں، اور اللہ سے مانگو کہ اللہ اسی نسبت پر موت دیں، کہیں ہم تاجر بن کر نہ مر رہے ہوں۔

ایک حدیث قدسی آپ کو سناتا ہوں کہ ایک آدمی مرگیا، اللہ کو معلوم ہے غلط آدمی ہے، لوگوں میں چرچا ہوا، وہ مؤذن صاحب فوت ہوگئے، بڑے نیک آدمی تھے، وہ مولانا صاحب، وہ بخاری پڑھانے والے، ترمذی، ابن ماجہ پڑھاتے تھے، ساری زندگی انہوں نے ہدایہ پڑھائی، اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

یحییٰ بن اکثم ؒ کا انتقال ہوا، مامون رشید کے زمانے میں محدث اور قاضی تھے، انتقال کے بعد کسی کو خواب میں ملے، پوچھا، حضرت! آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا، فرمایا مجھے کھڑا کیا گیا اور اللہ نے فرمایا بڑھاپے میں تو یہ کام کرتا رہا، بدکار بوڑھے! کہنے لگے یا اللہ! میں نے آپ کے بارے میں یہ نہیں سنا، اللہ نے فرمایا تو نے کیا سنا؟ کہا **یا اللّٰہ! حدثنی عبدالرزاق المعمرعن الزھری عن ابن زبیر ، عن عائشة ؓ عن حبیبک رسول اللّٰہ ﷺ عن جبرئیل و عنک انی استحیی ....الخ**

مجھے عبدالرزاق نے بتایا، انہیں معمر نے بتایا، انہیں زہری نے بتایا، انہیں عروہ نے بتایا، انہیں امی جان عائشہ ؓ نے بتایا، انہیں آپ کے حبیب ﷺ نے بتایا، انہیں جبرئیل ؑ نے اور انہیں آپ نے بتایا کہ جب اسلام میں کوئی بوڑھا ہوکر مرتا ہے میں اسے عذاب دیتے ہوئے شرماتا ہوں، اللہ نے فرمایا ہاں سب نے سچ کہا، میں نے بھی سچ کہا، جا! میں نے تجھے معاف کردیا۔ اس امت نے تو اللہ تعالیٰ کو حدیثیں سنادیں۔

ایک بہت بڑے محدث گزرے ہیں، ابی ذرع تمیمی ؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دولاکھ حدیثیں ایسے یاد ہیں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جیسے تمہیں سورۃ الاخلاص یاد ہے، اب ان کا انتقال ہونے لگا، ان کے نزدیک محدث بیٹھے ہوئے ہیں محمد بن سلمہ، ابی حاتم، منذر بن شاذان ♦ وہ سوچ رہے ہیں کہ اس محدث وقت کو کلمہ کیسے پڑھائیں، جب کوئی مرنے لگے تو اس کو کلمہ کی تلقین نہ کرو بلکہ کلمہ پڑھنا شروع کردو، اب حدیث سنو **من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ** محمد بن سلمہ نے اپنی سند پڑھی صالح بن ابی غریب تک اور چپ ہوگئے، ابو حاتم نے اپنی سند پڑھی صالح بن ابی غریب تک اور وہ بھی چپ ہوگئے، کانوں میں سند کی آواز گئی، آدمی کا شعور بے ہوش ہوتا ہے لاشعور بے ہوش نہیں ہوتا وہ ان سے ایک واسطہ آگے تھے، جہاں تک ان محدثین نے سند پڑھی تھی، بے ہوشی کے اندر ہی کہا **قال حدثنی عن کثیر ابن مرۃ الحضرمی، عن معاذ بن جبل ♦ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ** اور جان نکل گئی، کلمہ بھی پڑھا، حدیث بھی سنائی اور جنت میں داخل ہوگئے۔

یہ تو تھا جسمانی نسب نامہ، ہمارے محدثین نے تو ہمارے نبی ﷺ کا صلبی نسب نامہ بھی سینے سے لگایا اس کے علاوہ آپ ﷺ کا حلیہ مبارک یہ تھا: آپ ﷺ کا چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا چہرہ، چوڑا ماتھا، گول بھنویں، بڑا سر، سیاہ کالے، نیم گھنگھریالے بال، کبھی مانگ نکالتے تھے کبھی نہیں نکالتے تھے، موٹی اور لمبی آنکھ، لمبی پلکیں بغیر سرمہ لگائے سرمہ لگا ہوا تھا، ہونٹ بڑے خوبصورت، دانت ایسے کہ جب آپ ﷺ مسکراتے تو دانتوں کا نور پڑتے دکھائی دیتا، گال نہ ابھرے ہوئے نہ پچکے ہوئے، داڑھی گھنی، سینہ اور پیٹ برابر، سب سے عالی خاندان والے تھے۔ اس امت نے نبی ﷺ کی ہر چیز کو سینوں سے لگایا ہے، صرف کتابوں میں نہیں، اس امت کے دجال کتابوں کو جلادیں، جو اس دنیا میں موجود ہیں، اس کے لوگوں نے نبی ﷺ کی ہر چیز کو وراثت سمجھا ہے، اس امت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو پھر لکھ دیں گے۔

دعائے مغفرت کی درخواست

⌘ جامعہ کے ناظم مولانا عبدالمنان صاحب کی خوشدامن صاحبہ ۲۸ رجب الخیر ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۸ مئی ۲۰۱۵ء بروز سوموار وفات پاگئی ہیں، مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، عابدہ، زاہدہ، صالحہ اور نیک سیرت خاتون تھیں، مرحومہ نے اپنے سات بیٹوں کی دینی تربیت کی، جامعہ خیر المدارس سے اساتذہ کرام کے وفد نے نماز جنازہ میں شرکت کی، نماز جنازہ کے جامعہ نائب شیخ الحدیث حضرت مولانا منظور احمد صاحب زیدمجدہم نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ سکون نصیب فرمائیں۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔

⌘ مدرسہ امدادالعلوم ملتان کے طالب علم حافظ محمد عمیر کے والد بھائی محمد کبیر صاحب ۴۲ برس کی عمر میں انتقال کرگئے ہیں، پسماندگان میں بیوہ، تین بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

⌘ جامعہ خیر المدارس ملتان کے ہمسایہ جناب الحاج ملک نصیر احمد کی ہمشیرہ بھی ۲۸ رجب الخیر ۱۴۳۶ھ بروز سوموار انتقال کرگئی ہیں۔

⌘ حاجی عبداللطیف سومرہ (شہر سلطان) گزشتہ ماہ انتقال کرگئے ہیں مرحوم انتہائی نیک اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، پسماندگان میں بیوہ، تین بیٹیاں اور ۸ بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

۴۲

اشتہار

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

دینی مدارس پیار وامن کا درس دیتے ہیں

خطاب قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم العالی

خطبہ مسنونہ کے بعد:

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم .... الخ

برادرمکرم حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری، تمام اکابر ومشائخ عظام، میرے عزیز، طلبہ، بزرگان دین اور دوستو!

آج کا عظیم الشان اجتماع جس کی عظمت یہ ہے کہ آج صحیح بخاری شریف کی آخر حدیث کا کے سبق کے موقع پر ایک ایسی تقریب سعید ہے کہ اس میں شرکت آپ اور ہمارے لیے اعزاز اور بڑی سعادت ہے، اللہ قبول فرمائے۔

سب سے پہلے تو میں ان فضلاء کرام، حفاظ کرام، اور تمام طلبہ وطالبات کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں جنھوں نے تکمیل تحصیل کا مرحلہ مکمل کیا۔

اس جامعہ کی ۸۸ سالہ خدمات ہیں جس کے ماحول میں قال اللہ و قال الرسول ﷺ پڑھا گیا اور آج دن تک جو ہم نے حاصل کیا حدیث کی ضخیم کتب پڑھیں، ہے سب کا سب ''خیر محمد ؒ'' ہے

اللہ پاک اس میں وسعت اور برکت دیں اور ہمیں بھی مالا مال فرمائیں، آمین۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھی جائے کہ ہم پر آج وہ زمانہ آ گیا ہے جہاں دین کی بات کرنا، دین کی محنت کرنا یہ مٹھی میں انگارہ پکڑنے کے برابر ہے، جو اللہ کا دین پڑھنا چاہتے ہیں اور دنیاوی زندگی میں اللہ نے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے جو اعمال کا نظام ہمیں عطا فرمایا ہے، اگر ہم اس نظام سے آگاہی اور علوم دینیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج کے دور میں ہی اسے ظلم کہا جاتا ہے، انتہاء پسندی اور شدت پسندی کی نسبت اس طرف کی جاتی ہے۔ ان کے والدین اور خاندان والوں پر دباؤ ڈالا جاتا ہے، تاکہ ان کو قرآن وسنت کے علوم سے بیزار کر کے ان کی خواہشات وترجیحات کو شکست خوردہ بنا دیا جائے۔

جب یہ ماحول ہمارے اوپر آئے تو سمجھ لو کہ آزمائش کا دور ہے، جس کا مقابلہ کرنا ہے، یہ نظام مدارس تو برصغیر کا ہے، یورپ، افریقہ، امریکہ کہیں نہیں ہے، برصغیر میں کیوں ہے؟ اس کا ایک مخصوص پس منظر ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد جب انگریز نے یہ طے کر لیا کہ آزادی کی تحریک دب چکی ہے اور مسلمان کمزور ہو چکا ہے تو علی گڑھ میں مدرسہ قائم کر کے اس کا نظام تعلیم متعین کر دیا تو پھر برصغیر کے مسلمانوں کی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

اولاد کے لیے مذہبی علوم کا نام ونشان ختم کر دیا جائے تو اس کے ردعمل میں اکابر نے دیوبند میں مدرسہ قائم کر کے اس کا بھرپور مقابلہ کیا، انتہاء پسندی کا مظاہرہ انہوں نے کیا اور الزام علماء پر لگا دیا، کہ یہ تنگ نظر لوگ ہیں، ہمیں پاکستان اسلام کے نام پر ملا، ٦٧ سال اس کو گزر چکے ہیں، اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے اس ملک کو آج لبرل، سیکولر پاکستان بنایا جا رہا ہے، ظاہر ہے کہ یہ نظریاتی تقابل دینی اداروں سے ہی آ سکتا ہے، اس لیے ہمیں سوچنا ہوگا۔

اسلام اور مذہب کو کس نے نشانہ بنایا ہے، کیا مسلمانوں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ امریکہ کے کفر سے لڑنے کے لیے تیار ہیں۔

ذمہ دار کون ہے؟:

میرے اکابر جنہوں نے دارالعلوم دیوبند قائم کیا، ان سے لے کر آج کے ان اکابرین تک مجھے کسی ایک بزرگ کا حوالہ نہیں ملتا، جس نے علی گڑھ اور آج کے کالج کے نصاب پر اعتراض کیا ہو، جب ہم نے آپ کے نصاب اور عصری علوم پر اعتراض نہیں کیا تو تم ہمارے مدرسہ کے نصاب پر اعتراض کیوں کرتے ہو؟ ہماری تعلیم میں تو اقرار ہے (مخالفت مقصود نہیں) تمام انبیاء کرام □ کی نبوت وکتب میں اقرار موجود ہے، تو دنیاوی فساد کا ذمہ دار مسلمان کیوں ہے؟ ختم نبوت، اسلام کا انکار تو تم کرتے ہو، تو فساد کی ذمہ داری تم پر آتی ہے نہ کہ مسلمانوں پر۔ ہمارے اکابر اور ماحول جوڑ کا سبب تو بن سکتا ہے، فساد کا سبب نہیں، تنگ نظری آپ میں ہے، ہم نے کب سائنس، انجینئرنگ اور زراعت وغیرہ پر اعتراض کیا ہے اور ہم فنی علوم کا انکار کیوں کریں۔ حضرت نوح ◆ کو حکم دیا کہ کشتی بناؤ، یہ فن ان کو آتا ہے تھا تو حکم دیا، حضرت داؤد ◆ کو لوہے کی زرہیں بنانے، حضرت سلیمان ◆ کو اگر اقتدار کا فلسفہ اور بادشاہت گری نہ آتی تو ان کو یہ حکم ہی نہ دیتے۔ حضرت یوسف ◆ کو ریاضی کے علم پر مہارت تھی تو ان کو اس وزارت سونپی گئی تو ہم ان فنی علوم کا انکار کیوں کریں؟

میں چیلنج کرتا ہوں کہ میں مولوی ہونے کے باوجود اپنے بچے کو تمام علوم پڑھانے کی خواہش رکھتا ہوں تو قوم کے بچوں کو اس سے کیوں منع کروں؟

آپ اپنی اولاد مدرسہ میں نہیں بھیجتے، اور ہم تو اپنے بچوں کو عصری تعلیم دلاتے ہیں، پھر بھی الزام ہم پر! ابھی نائن الیون کا واقعہ نہیں ہوا تھا، بش صاحب نے انتخابی مہم کے دوران اپنی قوم کو ہتھیار بنانے کا مشورہ دیا، تو فسادی کون ہوا؟ آپ نے عالم اسلام پر جنگ مسلط کیوں کی؟ ۲۰۰۱ء میں افغانستان میں جنگ مسلط کیوں کی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا، عراق پر جوہری صلاحیت حاصل کرنے کا الزام لگا کر صدام حسین کو سزا دی، عراق پر ظلم کر دیا اور پھر اپنی غلطی کا اعتراف بھی نہیں کیا۔ ہم سمجھ گئے کہ جنگ کچھ اور ہے، عنوان کچھ اور ہے، مقاصد اور ہیں، عقل اس جنگ کو تسلیم نہیں کرتی، سب نے اس کے باوجود امریکہ کا ساتھ دیا، آج تمام اسلامی ممالک میں یہ آگ بھڑک چکی ہے، عالم اسلام کے حکمران یہ سوچنے کے لیے تیار نہیں کہ ہم نے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کونسی غلطی کی، یہ ہم پر جنگ مسلط کردی کہ دہشت گرد خود ہیں، الزام ہم پر لگا دیا، ہم تو آگ بجھانے نکلے ہیں، اس میں ہمارا میڈیا، حکمران، لکھاری حضرات سب برابر کے شریک ہیں۔

آج اسی ایجنڈے کے تحت دینی مدارس اور علماء کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، دہشت گردوں کے خاتمہ کے لیے نیشنل ایکشن پلان لایا گیا، دینی مدارس پر پابندیاں لگانے کا پروگرام بنا۔

روزانہ کوئی نہ کوئی نیا فارم لایا جاتا ہے، جمعیت علماء اسلام اور وفاق المدارس نے پوری اتفاق رائے کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا، مشکلات ضرور ہیں۔

فورتھ شیڈول کا قانون پورے پاکستان میں نافذ کر دیا گیا ہے، کہ جہاں جاؤ تھانے میں اطلاع کر کے جاؤ، یہ ظلم بند کیا جائے۔

یہ لوگ دراصل مدارس کا کردار ختم کرنا چاہتے ہیں، ان کی نیتوں میں غلاظت، خباثت اور گند بھرا ہوا ہے، ہم حکومت میں رہتے ہوئے بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے ہیں، آج آپ کے پاس ایک سیاسی قوت ہے، ہمارے بغیر حکومت نہیں بنتی، اگر بن جائے تو چلتی نہیں، پھر وفاق المدارس العربیہ کے ۱۹ ہزار کے قریب مدارس ہیں، ڈیڑھ، دو لاکھ علماء آپ کے پاس موجود ہیں، اتنی طاقت کسی جماعت کے پاس نہیں۔

ہم نے اس قوت کو زندہ رکھنا ہے، قوت کے بغیر اجتماعیت کی حیثیت نہیں، قرآن نازل ہوا تو لانے والا کون ہے؟ ذی قوة ہے، پھر رسول ﷺ کو جب پیغام ملا تو فرمایا: **واعدوا لھم مااستطعتم من قوة** ہر شعبے میں یہ قوت پیدا کرو" **رباط الخیل** " سے مراد جنگی سامان کی تیاری ہے، یہ تو حکمرانوں کی صفت ہے اور ان کی ذمہ داری ہے، عام آدمی کے لیے تو آگے بڑھنے کی قوت مراد ہے۔ لہٰذا حجروں سے نکلو، پیغمبری صفات اپناؤ، انفرادی طور پر تبدیلی نہیں آئے گی، **و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون** میں عبادت کا حکم ہے، یہ انسان کے اختیار میں نہیں، پابند ہے، عبدیت اور انسانیت کے لیے **خلق** کا لفظ آیا ہے، اور خلافت کے لیے **جعل** کی لفظ لائے، عبدیت خلافت کے لیے اہلیت پیدا کرتی ہے۔

اپنی انفرادی زندگی کو عبادت سے آراستہ رکھو۔ ہم انتہاء پسند نہیں ہیں، اسلام "سلامتی" اور ایمان "امن" کا پیغام دیتا ہے، جہادی آیات پر مغرب والے اعتراض کرتے ہیں جب کہ دشمن نے اپنی فوج کیوں بنائی ہے وہ حالت جنگ میں اپنی فوج کو حوصلہ کیوں دیتے ہیں اگر یہ کام مسلمان کریں تو پھر دہشت گرد کیوں؟

لہٰذا اگر حالتِ جنگ پیش آجائے تو احکامات جاری ہوں گے، پہلے نہیں، فرمایا دشمن سے جنگ کی تمنا نہ کرو اور اگر لڑائی مسلط ہو جائے تو پھر ثابت قدم رہو، اگر ہمیں پُر امن حالات میسر ہوں تو پھر احکام اور ہیں، انجام پر نظر رکھو، منظّم انداز سے دین کی خدمت کرو، ان مدارس کا بھی ایک نظم، دستور، منشور ہے، باہمی تصادم کی تعلیم ہرگز نہیں ہے، ہاں اگر تصادم ہو جائے تو پھر کیا کرنا ہے؟ یہ تعلیم ضروری دی جاتی ہے، دشمن کے عزائم ان شاء اللہ ناکام ہوں گے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اشتہار کفالت والا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جامعہ خیر المدارس ہمارا اپنا ادارہ ہے

خطاب: پیر طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب زید مجدہم

چند باتیں طلبہ سے کرنی ہیں، اس دنیا میں مختلف چیزوں سے نفع اٹھانے کے طریقے مختلف ہیں، آنکھ، پانی، مٹی سے نفع لینے کے طریقے مختلف ہیں، اللہ کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں، تو اللہ کی ذات سے نفع لینے کے طریقے کیا ہیں؟ تو اس کے لیے آپ ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ احکام خداوندی کے مطابق زندگی گزارو گے تو سب سے زیادہ نفع حاصل کرنے والے بن جاؤ گے نیکی اور گناہوں کے راستے اپنانے والے اپنے مقصود کو پا لیتے ہیں۔

جو بچہ بات مان لے، ماں باپ کی اطاعت کر کے دعا لے لے تو وہ ان سے اپنی بات منوا سکتا ہے، اگر وہ نافرمان ہو تو ماں باپ اس کی بات نہیں مانتے۔

اگر اللہ کی اطاعت کر کے اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ دعائیں قبول کر لیتا ہے، ورنہ محروم رہتا ہے، اللہ کے خزانے سے وہی فائدہ اٹھائے گا جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے، فراغت کے بعد آپ کو دنیا کے مختلف حالات سے مقابلہ کرنا پڑے گا، جو ثابت قدم رہے گا وہ آخر کار کامیاب ہو جائے گا۔ اگر شریعت کی خلاف ورزی کی تو ذلت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

فرمایا: جو بندہ میرے حکم کی پیروی کرے گا اور اللہ نے اس کے لیے عزت اور وقار لکھ دیا ہے، ورنہ ذلت اس کے مقدر میں لکھ دی جاتی ہے، ہم اب کیا اختیار کرتے ہیں، عام طور پر بظاہر نیکی کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن گناہوں سے نہیں بچتے، جس کی وجہ سے اللہ کے مقبول بندے نہیں بن سکتے، اگر کوئی ۵ فی صد گناہ کر لے اور ۹۵ فی صد گناہ چھوڑ دے، تب بھی وہ گنہگار کہلاتا ہے، اور ۱۰۰ فیصد گناہ چھوڑنے والا پاک وصاف کہلائے گا، پھر اللہ کی مدد اور نصرت کے خزانے کھول دیے جائیں گے، تقوی، گناہ سے بچنا، گناہ کے موقع سے بچنا، پھر آسمان کے خزانوں کے دروازے کھول دیے جائیں گے، مثلاً بجلی سے پنکھا چل رہا ہو، کوئی بچہ بار بار بٹن بند کر دے گا تو پنکھا بند ہو جائے گا، گناہوں سے بچنے والی دعائیں رد نہیں ہوتیں، قبول کر لی جاتی ہیں، آنکھ، کان، دل ودماغ سے گناہ ختم کر دو، پھر رزق کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔ گناہوں سے بچو، اگر نیکی کرنے پر ایک چھٹانک محنت کرو تو گناہ چھوڑنے کے لیے ایک من محنت کرنے کی ضرورت ہے، پھر قبولیت ملے گی کہ انسان نافرمانی سے توبہ کر لے، اگر نافرمانی بھی کریں اور اللہ سے مطلب کی مانگتے رہیں، یہ بے وقوفی والی بات ہے۔

فرمایا: جو پریشانیاں آتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے گناہ کی وجہ سے ہوتی ہیں، ہم نے اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا چاہیے، پانچوں انگلیاں برابر نہیں، کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حقیقت میں گناہ سے بچتے رہتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے ملفوظ میں ہے: اس امت میں ایسی ہستیاں بھی ہیں کہ گناہ لکھنے والے فرشتوں کو ۲۰ سال تک گناہ لکھنے کا موقع نہیں ملا۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

حضرت عبداللہ بن مبارک ♋ کا ارشاد ہے کہ ایک عورت قرآن کے الفاظ سے بات کرتی تھی:

حج کے بعد سایہ دار درخت کے نیچے لیٹا، میں نے سلام کیا تو اس نے کہا سلام قولا من رب رحیم ،فرمایا کہ میں حیران ہوا، پوچھا کون ہو؟ یہاں کیسے، کہا: من یضلله فلا هادی له ،میں نے کہا کہ کہاں سے آرہی ہو؟ بولی کہ اتموا الحج و العمرة للّٰه الخ۔

گزشتہ بیس سال سے کوئی بھی بات کا جواب قرآن کی آیت کے سوانہیں دیتی تھیں، یہ سب آخرت میں اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کرتی تھیں۔

یہ بھی تو فرشتہ صفت انسان تھے کہ نفس مطمئنہ نصیب ہوگیا اور گناہ کی نوبت نہیں آتی تھی، ہمیں بھی دل پر اتنی محنت ضرور کرنی چاہیے۔

خواجہ عبیداللہ احرار ♋ جن کے مرید وقت کے بادشاہ گزرے تھے (نقشبندی تھے) فرماتے تھے کہ جس نے جو دن گناہوں کے بغیر گزارا وہ ایسے ہی ہے گویا کہ وہ دن نبی کریم ♏ کی صحبت میں گزارا، کاش ہمیں بھی یہ حالت نصیب ہوجائے۔

مومن کے لیے دنیا میں دو جگہ ہیں، نفس کی غلامی پر ذلت کی زندگی گزار دے گا، اور رب کی بندگی میں زندگی گزارنے والا غلام بن کر زندگی گزارے گا۔

نفس اور گناہ کی وجہ سے انسان ذلیل ہوتا ہے، اللہ کی رحمت سے دور ہوجاتا ہے، اللہ ہمیں سکون کی زندگی اس وقت دیں گے جب وہ اللہ کی بات مان کر زندگی گزارے گا، ولمن خاف مقام ربه جنتان یعنی اللہ ان کو دو جنتیں دیں گے، ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں، یعنی دنیا کی زندگی بھی اللہ اس کے لیے جنت بنا دیں گے۔

بہت سے اکابر سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ دنیا ہی میں جنت کا مزہ آرہا ہے۔ مفتی محمد شفیع ♋ نے لکھا ہے کہ جس کو اللہ نے آخرت میں جو ٹھکانہ دینا ہو اس کا مزہ اسے دنیا میں چکھا دیتا ہے۔

گناہوں کی فہرست بنا کر ایک ایک کر کے سچی توبہ کرو، یہ اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں، اس لیے دو رکعت نفل پڑھ کر دعا مانگیں، لوگ آپ کی عزت کریں گے، دنیا آپ کے قدموں میں آگرے گی۔

🗁 حضرت عمر ♦ نے فرمایا یاساریة الجبل! تو ہوا نے یہ پیغام ساریہ تک پہنچا دیا۔

🗎 حضرت تمیم داری ♦ نے دو رکعت نفل پڑھ کر آگ کو چادر سے ہانکا تو وہ واپس اسی غار میں چلی گئی جہاں سے نکلی تھی۔

🗏 حضرت عمر ♦ نے دریائے نیل کو خط لکھا تو دریائے نیل نے چلنا شروع کر دیا، آج تک جاری ہے۔

🗐 حضرت عمر ♦ نے کوڑا مار کر زمین کے زلزلے کو روک دیا۔

یہ سب گناہوں سے بچ کر مکمل اطاعت دین کے بعد مقام حاصل ہوں گے۔

اکابر علماء دیوبند کی زندگیاں شریعت کے مطابق تھیں، جن کا فیض پوری دنیا میں پھیلا، آج دنیا مشاہدہ کر رہی ہے، آج گناہوں سے معافی کا وعدہ کرو، بھاگ بھاگ کر نیکی کرو، اور گناہوں سے مکمل پرہیز کرو۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جامعہ خیر المدارس کی تقریب ختم بخاری شریف

شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب زید مجدہم (گوجرانوالہ)

جامعہ خیر المدارس ملتان میں ختم بخاری شریف کی تقریب اس سال اس لحاظ سے میرے لیے باعث کشش تھی کہ ہمارے عزیز بھتیجے اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے اکلوتے فرزند مولانا احمد حنیف سلمہ کا دورۂ حدیث شریف مکمل ہو رہا تھا، محترم قاری صاحب نے دعوت نامہ بھجوایا اور فون پر بھی اصرار کیا، مگر اسی روز ظہر کے بعد جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں بخاری شریف کا آخری سبق تھا، ہم اس موقع پر کسی تقریب کا اہتمام تو نہیں کرتے، مگر سبق مجھے پڑھانا ہوتا ہے اور اساتذہ وطلبہ کے ساتھ بہت سے دیگر احباب بھی شریک ہوتے ہیں اسلیے خواہش کے باوجود ملتان کا سفر نہ کر سکا، میرے لیے خوشی کا یہ پہلو سب سے نمایاں تھا کہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ کی تیسری پشت تعلیم کا دورانیہ مکمل کر کے عملی دنیا میں داخل ہو رہی ہے، جو حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ کی عظمت وقبولیت کی علامت ہے۔

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ کے ساتھ نیاز مندی اور استفادہ کا تعلق اسی دور میں قائم ہو گیا تھا جب حفظ قرآن کریم کے دوران ہمیں ان کی مرتب کردہ ''نماز حنفی'' یاد کرائی گئی تھی، یہ مختصر سا کتابچہ نماز کے متعلق بچوں کو یاد کرانے کے لیے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی ؒ کی ''تعلیم الاسلام'' کی طرح اس دور میں قرآن کریم حفظ وناظرہ کے نصاب کا لازمی حصہ سمجھا جاتا تھا اور مجھے یہ دونوں کتابیں سبقاً سبقاً پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

طالب علمی کے دور ہی کی بات ہے کہ اپنے ماموں زاد بھائی محمد یونس مرحوم کی شادی کے موقع پر بارات کے ساتھ ملتان جانے کا اتفاق ہوا، ہماری بس خراب ہوگئی تو اسے ٹھیک کرانے کے لیے ڈرائیور ایک ورکشاپ لے گیا جو جامعہ خیر المدارس کے قریب تھی، ہم نے عصر کی نماز جامعہ کی مسجد میں پڑھی اور اس کے صحن میں بیٹھے ہوئے ایک بزرگ سے مصافحہ کیا، جب یہ معلوم ہوا کہ یہ بزرگ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ ہیں تو مسرت کی کوئی انتہاء نہ رہی کہ ''نماز حنفی'' کے مصنف ومرتب بزرگ کو آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کر لی ہے۔

اسی دور میں گوجرانوالہ میں سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر منعقد ہونے والے ایک جلسہ میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ تشریف لائے تو ان کے کچھ ارشادات سننے کا شرف حاصل ہوا، وہ ارشادات تو اب یاد نہیں مگر اسٹیج کا منظر اور حضرت مرحوم کا سراپا ابھی تک نگاہوں کے سامنے ہے۔

حضرت کی وفات کے بعد ان کے فرزند حضرت مولانا محمد شریف جالندھری ؒ جامعہ خیر المدارس کے مہتمم بنے تو ان کے ساتھ بھی نیاز مندی رہی اور مختلف مجالس میں ان سے ملاقات اور گفتگو کا موقع ملتا رہا،

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اس دور میں ہمارا ایک متحرک جماعتی ساتھی اور دوست مولانا قاری محمد اسحاق جالندھری ؒ ممتاز آباد کی مسجد ''خیر المساجد'' میں خطیب تھے اور وہیں جمعیت علماء اسلام کے جلسے عام طور پر ہوا کرتے تھے، وہ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری ؒ کے قریبی عزیز تھے، ان کے ہاں مولانا قاری محمد حنیف جالندھری سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا، جواب تک جاری ہے اور امید ہے کہ اس زندگی کے ساتھ اگلے جہاں (جنم میں نہیں) میں بھی یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا، وہ جمعیت طلباء اسلام میں ہمارے ساتھی تھے، بعد میں جب جامعہ خیر المدارس کے مہتمم اور پھر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ بنے تو ان کے جوہر کھلتے چلے گئے اور تدریس، تحریر، تقریر، مذاکرات اور تحریکی محاذوں پر انہوں نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا، اللہ تعالیٰ نظر بد سے محفوظ رکھیں اور اپنے عظیم دادا کی نسبتوں کی عظمت کا پرچم لہراتے رہنے کی توفیق سے نوازدیں آمین۔

آج کے دور میں ہماری سب سے بڑی ضرورت اور سب سے بڑی کمزوری موقع محل کے مطابق گفتگو، جدید دانش کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مکالمہ اور عصر حاضر کے اسلوب وزبان میں دین اور اہل دین کے موقف کی ترجمانی ہے اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کو یہ تینوں ضرورتیں اچھے طریقے سے پوری کرتے دیکھ کر مجھے جو خوشی ہوتی ہے اس کی کمیت وکیفیت کا الفاظ میں اظہار میرے بس میں نہیں ہے، عزیز مولانا احمد حنیف سلمہ محترم قاری صاحب کے اکلوتے فرزند ہیں، گزشتہ سال دیوبند اور دہلی میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی ؒ کی یاد میں جمعیت علماء ہند کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تقریبات میں شرکت کے لیے پاکستان سے جانے والے قافلے میں وہ بھی شامل تھے اور کچھ روز ہمارے ساتھ شریک سفر رہے، اس دوران اس عزیز کی گفتگو کا سلیقہ اور خدمت گزاری کا جذبہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ ہمارا مستقبل بحمد اللہ! غیر محفوظ ہاتھوں میں نہیں ہے۔

دورہ حدیث سے فارغ ہونے والے ہر نوجوان کی اس سعادت پر خوشی ہوتی ہے اور اس کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے مگر کسی بڑے مدرسہ کے مہتمم یا شیخ الحدیث کے فرزند کو یہ سعادت حاصل کرتے دیکھ کر خوشی دوچند ہوجاتی ہے اور ذہن کے افق سے مختلف قسم کے خدشات کی دُھند چھٹنے لگتی ہے، اس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں، ہمارے قارئین خود بہت سمجھدار ہیں، بہرحال ان گزارشات کے ساتھ جامعہ خیر المدارس ملتان سے اس سال فارغ التحصیل ہونے والے تمام فضلاء کو اور خاص کر عزیزم احمد حنیف سلمہ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حاصل کردہ علوم کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان پر عمل اور ان کی مسلسل خدمت کی توفیق سے بھی نوازیں، آمین یارب العالمین

دعائے مغفرت کی درخواست

⌘ استاذ القراء قاری محمد ظفر اقبال صاحب (ٹھل حمزہ، رحیم یار خان) کی والدہ ماجدہ ۶ مئی ۲۰۱۵ء بروز بدھ انتقال کر گئی ہیں، مرحومہ انتہائی نیک خاتون تھیں، پسماندگان میں ۲ بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں، اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ہدایہ پر اعتراضات کے جوابات

قسط (۶) آخری

حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب

مسئلہ (۸):

اگر پیشاب کے قطرے لگ جائیں تو کوئی حرج نہیں اور اگر ایک درہم کے برابر سخت نجاست لگی ہو تو پھر بھی نماز جائز ہو جائے گی (ہدایہ کتاب الطہارت، ج ۱) اس کے خلاف یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عام طور پر قبر کا عذاب پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے (دار قطنی حدیث ۲، ج ۱)

قارئین کرام ذرا غور کریں کہ ایک مسئلہ نماز ہونے کا ہے اس کا مقابلہ عذاب ہونے سے کیسا؟ معلوم ہوا کہ اس غیر مقلد کے پاس فقہ حنفی کے مسئلہ کے خلاف کوئی صحیح صریح روایت نہیں تھی کہ جتنی نجاست کو فقہ حنفی میں معاف قرار دیا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ یہ نجاست معاف نہیں یا اتنی نجاست لگی ہو تو نماز نہیں ہوتی بلکہ اس مسئلہ میں صاحب پمفلٹ نے قیاس کیا ہے کہ جو چیز عذاب کا ذریعہ بنے اس سے نماز نہیں ہوگی اور اس قیاس کو یہ گروہ کارِ شیطان قرار دیتا ہے (حقیقۃ الفقہ ص ۴۸، ۴۹)

ناقص مسئلہ :

پھر یہ مسئلہ بھی فقہ سے ناقص ذکر کیا ہے کیونکہ ہدایہ کی شرح میں ہے کہ اگر درہم یا درہم سے کم نجاست لگی ہو تو نماز ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ (البنایہ ص ۵۹۰، ج ۱) ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو مقدار مانع للصلوۃ نہیں (یعنی درہم یا اس سے کم) ہو تو اس کے ساتھ نماز مکروہ ہے، اور یہ کراہت یہاں تک ہے کہ اگر نماز میں قلیل نجاست کو جان لے تو ایک قول یہ ہے کہ نماز توڑ دے مگر یہ کہ نماز کا وقت فوت ہونے کا خوف ہو یا جماعت کے فوت ہونے کا خوف ہو (فتح القدیر ص ۱۷۸، ج ۱)

دلیل فقہ سے اعراض:

معترض کے پاس مقدار درہم نجاست کے مانع للصلوۃ ہونے پر کوئی صحیح حدیث مرفوع نہیں اسی لیے عذاب قبر والی روایت نقل کی ہے اور وہ بھی مطلق کے متعلق نہیں بلکہ پیشاب کے چھینٹوں کے متعلق ہے، اس لیے جب قرآن و حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ہو تو اس میں مجتہد اجتہاد کرتے ہیں اور کتب فقہ میں اس کی اجتہادی دلیل دی تھی، جس کو معترض نے نقل نہ کر کے علمی خیانت کا ارتکاب کیا ہے، چنانچہ صاحب ہدایہ رحمہ اللہ نے اس کی دلیل میں لکھا ہے کہ قلیل نجاست ایسی چیز ہے کہ اس سے بچاؤ کرنا ممکن نہیں تو عفو قرار دی جائے گی اور درہم نے اس قلیل تعداد عفو کو قیاس کیا مقام استنجاء سے (ہدایہ ص ۷۴ ج ۱)

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ڈھیلے سے استنجاء کرتے تھے اور ڈھیلے سے ازالۂ نجاست نہیں ہوتا بلکہ تقلیل ہوتی ہے اور محل استنجاء چوڑائی میں درہم کی مقدار ہے، اگر لامذہب کے ہاں نجاست بالکل معاف نہیں تو بتائیں جو

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

صحابہ کرام ؓ ڈھیلا استعمال کرتے رہے ان کی نماز ہوئی یا نہیں؟

دو مختلف عبارتوں کو ایک بنانا:

معترض نے جو مسلسل عبارت ہدایہ کی نقل کی ہے اس کا پہلا حصہ یعنی اگر پیشاب کے قطرے لگ جائیں تو کوئی حرج نہیں، یہ ہدایہ ص ۷۷، ج ا کی عبارت ہے اور اس کے ترجمہ میں بھی گڑ بڑ کی ہے، اصل ترجمہ یہ ہے کہ اگر آدمی پر پیشاب کے ریزہ پھوہار مثل سوئی کے سروں کے پڑیں تو یہ کچھ نہیں ہے (عین الہدایہ) اور اگلی عبارت یعنی اور اگر ایک درہم کے برابر الخ یہ عبارت ہدایہ ص ۷۴ کی ہے، یہ صرف اس لیے کیا کہ اعتراض میں قوت پیدا ہو جائے، کوئی لا مذہب اس عبارت کو اس ترتیب کے ساتھ ہدایہ سے ثابت نہیں کر سکتا۔

اصل بات:

یہ ہے کہ غیر مقلدین کا فرقہ جب ہندوستان میں نیا نیا پیدا ہوا تو انہوں نے اس علاقے کے متواتر مسائل میں شکوک وشبہات پیدا کر کے، نئے نئے مسائل جو متواتر مذہب کے خلاف تھے، بیان کرنے شروع کر دیے تو لوگوں میں اس بنا پر شور ہوا۔

غیر مقلدین کا مذہب:

چنانچہ اس علاقہ کا مشہور مسئلہ یہ تھا کہ منی ناپاک ہے مگر انہوں نے اس کو پاک قرار دیا (عرف الجادی ص ۱۰، کنز الحقائق ص ۱۶، نزل الابرار ص ۴۹، ج ا، فتاوی نذیریہ ص ۱۹۷، ج ا) اسی طرح اس علاقہ کا متواتر مذہب یہ تھا کہ خنزیر نجس العین ہے اور خمر (انگوری شراب) اور بہنے والا خون اور مردار جانور پلید ہیں مگر انہوں نے لکھ دیا کہ خنزیر کے نجس العین اور خمر، بہنے والے خون اور مردار کے پلید ہونے کا دعوی تام نہیں (عرف الجادی ص ۲۳۷، ج ۱۰)

نیز اسی کتاب میں یہ لکھ دیا کہ اس بارے میں جو تمام دلائل وارد ہوئے ہیں وہ پاک کپڑے پہننے کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں، ان میں کوئی اس کے شرط ہونے کا فائدہ دینے والی دلیل نہیں ہے اور پھر چند سطر کے بعد لکھا ہے کہ یہاں سے تو نے معلوم کر لیا ہوگا کہ جو شخص ناپاک کپڑے میں نماز پڑھے اس کی نماز صحیح ہے (عرف الجادی ص ۲۲) ان جیسے مسائل شائع ہونے پر شور مچا کہ یہ کون لوگ پیدا ہو گئے کہ نماز میں طہارت کی شرطیت کا ہی انکار کر دیا ہے تو انہوں نے اپنی بدنامی پر پردہ ڈالنے کے لیے اس علاقہ کی معروف ومتداول کتاب ہدایہ کا یہ مسئلہ اتنی خیانتیں کر کے شائع کیا کہ حنفی بھی (درہم کی مقدار کو معاف قرار دیتے ہیں اور یہ کہ پیشاب کے وہ ناقابلِ احتراز چھینٹے جو سوئی کے سرے کے برابر ہوں وہ معاف قرار دیتے ہیں۔

فائدہ: یہ مقدار درہم والا مسئلہ صرف ہدایہ میں نہیں، امام ترمذی ؒ نے ترمذی شریف میں بھی نقل کیا ہے چنانچہ امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا نمازی کے خون لگے ہوئے کپڑے میں اختلاف ہے، اگر خون دھوئے بغیر اس میں نماز پڑھے، بعض اہل علم تابعین • فرماتے ہیں کہ اگر خون درہم کی مقدار ہو پھر اس کو دھوئے نہیں اور اس میں نماز پڑھ لے تو نماز لوٹائے اور بعض تابعین فرماتے ہیں کہ جب خون درہم

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

سے زیادہ ہوتو نماز دوبارہ پڑھے اور یہ سفیان ثوری اور ابن مبارک رحمہم اللہ کا قول ہے، اور بعض اہل علم تابعین وغیرہ نماز کے اعادہ کو ضروری قرار نہیں دیتے، اگر چہ وہ درہم سے زائد ہو اور اس کے قائل امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ ہیں (ترمذی ص ۴۶، ۴۷، ج ۱) تو اب ترمذی کے خلاف اور سعودی حکومت جو حنبلی حکومت ہے ان کے خلاف کب معترضین اشتہار شائع کریں گے۔

مسئلہ (۹):

استسقاء کے لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مسنون نہیں، لیکن لوگ اکیلے نماز پڑھ لیں تو جائز ہے (ہدایہ باب الاستسقاء، ج ۱) اس کے معارض یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز استسقاء کے لیے لوگوں کے ساتھ عیدگاہ گئے وہاں پر دو رکعت نماز بلند آواز سے پڑھی (بخاری کتاب الاستسقاء ج احدیث نمبر ۱۰۲۷)

جواب: یہاں بھی حسب معمول معترض نے چند خیانتیں کی ہیں۔

خیانت نمبر ۱: ہدایہ کے متن میں اس مسئلہ میں امام صاحب رحمہ اللہ اور صاحبین رحمہم اللہ کا اختلاف ذکر کیا تھا کہ صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک امام لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائے، اور پھر حضور ﷺ کے دو رکعت پڑھانے کو صاحبین رحمہم اللہ کی دلیل کے طور پر ذکر کیا اور صاحبین رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ہر قول امام صاحب رحمہ اللہ کی ہی روایت ہے۔

خیانت نمبر ۲: اور جو امام صاحب رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے وہ بھی درست نقل نہیں کیا کیونکہ امام صاحب رحمہ اللہ نفسِ نماز کے منکر نہیں بلکہ اس کے سنتِ مؤکدہ ہونے کے منکر ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے اس نماز پر دوام نہیں فرمایا، جیسا کہ صاحب ہدایہ رحمہ اللہ نے امام صاحب رحمہ اللہ کی دلیل میں فرمایا کہ حضور ﷺ نے کبھی یہ نماز پڑھی ہے اور کبھی نہیں پڑھی (ہدایہ ص ۱۷۶، ج ۱)

خیانت نمبر ۳: پھر امام صاحب رحمہ اللہ کی دلیل بھی صاحب ہدایہ رحمہ اللہ نے ذکر کی تھی مگر اس کا ذکر تک نہیں کیا، چنانچہ ہدایہ میں ہے کہ اصل میں استسقاء دعا اور استغفار ہے، دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے **استغفروا ربکم ، انه کان غفارا ، یرسل السماء علیکم مدرارًا** (سورۃ نوح) یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے رب سے استغفار کرو، وہ بہت بخشنے والا ہے تمہارے اوپر موسلا دھار بارش برسائے گا، اس آیت سے معلوم ہوا کہ بارش کا اصل سبب دعا اور استغفار ہے۔

دلیل نمبر (۲): کہ حضور ﷺ کا یہ عمل (دواما) منقول نہیں (ہدایہ ص ۱۷۶)

اب اگر اس مسئلہ کا معارضہ کرنا تھا تو معترض کو ایسی حدیث پیش کرنی چاہیے تھی جس میں ہوتا کہ حضور ﷺ نے ہمیشہ طلب باراں کے لیے نماز پڑھی ہے اور کبھی بھی محض دعا اور استغفار پر اکتفاء نہیں کیا مگر معترض نے نہ ایسی حدیث پیش کی ہے اور نہ کر سکتا ہے، البتہ ایک جزوی واقعہ ذکر کیا کہ حضور ﷺ نے عیدگاہ میں نماز استسقاء پڑھی اور اس کے امام صاحب رحمہ اللہ اور صاحب ہدایہ رحمہ اللہ منکر نہیں بلکہ انہوں **فعله مرة و**

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ترکه اخری کہہ کر بتلا دیا تھا کہ یہ حدیث امام صاحب ؒ کے خلاف نہیں۔

خیانت نمبر: پھر فقہ حنفی کے خلاف بخاری شریف کا مذکورہ جزؤں واقعہ نقل کیا جب کہ بخاری شریف میں اس حدیث سے قبل یہ حدیث بھی ہے کہ جب اہل مکہ پر قحط آیا تو ابوسفیان نے جا کر حضور ﷺ سے کہا کہ فادع اللہ لھم (بخاری حدیث نمبر ۱۰۲۰) معلوم ہوا کہ یہاں حضور ﷺ نے نماز نہیں پڑھی محض دعاء کی ہے، اسی طرح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ابن عمر ◆ ابوطالب کے اس شعر کو مثال کے طور پر پیش کرتے تھے:

و ابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامی عصمة للارامل

(بخاری حدیث نمبر ۱۰۱۸)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی تھی ، یہاں بھی نماز استسقاء کا ذکر نہیں۔

اسی طرح اسی بخاری شریف میں حضرت انس ◆ کی یہ روایت بھی ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن منبر کے سامنے کے دروازے سے اس حال میں داخل ہوا کہ حضور ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو اس نے حضور ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا، اے اللہ کے رسول! مال ہلاک ہو گئے ہیں اور (سواریوں کے نہ ہونے کی وجہ سے) راستے بند ہو چکے ہیں، پس آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بارش عنایت فرمائیں، حضرت انس ◆ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں بارش عطا کیجیے! تین مرتبہ یہ الفاظ کہے، حضرت انس ◆ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھتے تھے، ہمارے اور سلع نامی پہاڑ کے درمیان کوئی کمرہ یا مکان، رکاوٹ نہیں تھی کہ اچانک سلع نامی پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کی مثل بادل ظاہر ہوا اور آسمان کے درمیان آ کر وہ پورا ہفتہ برسا الخ (بخاری کتاب الاستسقاء حدیث ۱۰۱۳)

اسی طرح اسی بخاری شریف میں حضرت عمر ◆ کا یہ فرمان بھی ہے کہ اے اللہ! ہم اپنے نبی ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے تو آپ ہمیں بارش عطا فرماتے تھے اور اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں، آپ ہمیں بارش عطا فرمائیں، تو صحابہ ؓ کو بارش عطا کی گئی (بخاری کتاب الاستسقاء)

یہاں بھی صرف دعا کا ذکر ہے نماز کا نہیں، تو صاحب ہدایہ ؒ کا یہ دعویٰ ثابت ہو گیا کہ حضور ﷺ نے کبھی بارش طلب کرنے کے لیے نماز پڑھی ہے اور کبھی نہیں پڑھی، مگر افسوس! کہ معترض کو ایک روایت تو بخاری سے نظر آئی اور باقی روایات یا تو نظر نہ آئیں یا دانستہ چھپالیں، مشہور تو یہ ہے کہ تعصب کا پردہ عقل پر پڑ جاتا ہے مگر فقہاء کے بغض کی وجہ سے نظر پر بھی پردہ پڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اہل حق کے بغض سے محفوظ فرمائیں اور اس مضمون کو اہل حق سے عداوت رکھنے والوں کے لیے بھی ہدایت کا ذریعہ بنائیں آمین۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مسافرانِ آخرت

ابوعمار فیاض احمد عثمانی

⌘ ماہنامہ الخیر کے دیرینہ قاری اور جامعہ کے قدیم فاضل حضرت مولانا سید اں شاہ صاحب (کرک) ۹۰ برس کی عمر میں انتقال کر گئے ہیں۔ مرحوم نے ۱۹۵۳ء میں جامعہ خیر المدارس سے دورۂ حدیث شریف کا امتحان پاس کیا، اس موقع پر برصغیر کے عظیم عالم دین حضرت مولانا سید سلیمان ندوی ؒ نے دستار بندی کی تھی، مرحوم کی نسبی اولاد تو نہیں ہے مگر صوبہ خیبر پختونخواہ میں ہزاروں کی تعداد میں علماء آپ کے شاگرد ہیں۔ پروفیسر عنایت الحق صاحب (چچازاد بھائی) نے فون پر بتایا کہ مرحوم کی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

⌘ ماہنامہ الخیر کے قاری اور جامعہ کے معاون حاجی بشیر احمد صاحب تھہیم (ممدال، خانیوال) ۱۰ مارچ ۲۰۱۵ء بروز منگل انتقال کر گئے ہیں، مرحوم انتہائی نیک، صوم وصلوۃ کے پابند اور صاحب دل انسان تھے، دینی مدارس اور محتاج لوگوں سے بھرپور تعاون فرماتے تھے۔

⌘ ماہنامہ الخیر کے قاری مفتی رشید احمد حقانی صاحب (کوئٹہ) کے پھوپھی زاد بھائی مولانا قاری فضل محمود صاحب ۲ اپریل ۲۰۱۵ء مطابق ۱۲ جمادی الاخری ۱۴۳۶ھ کو سول ہسپتال کوئٹہ میں انتقال کر گئے ہیں، مرحوم انتہائی نیک اور مخلص، محنتی اور عالم باعمل تھے۔

⌘ جامعہ کے استاذ مولانا ثناء اللہ صاحب کے والد ماجد جناب حضور بخش ارائیں (محمود کوٹ شہر) نے ۵۵ سال کی عمر میں تقریباً اڑھائی سال علالت کے بعد بروز بدھ یکم اپریل ۲۰۱۵ء مطابق ۱۰ جمادی الاخری ۱۴۳۶ھ صبح نماز کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا، لواحقین میں بیوہ اور چھ بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں، نماز جنازہ جامعہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا منظور احمد صاحب مدظلہ نے پڑھائی جب کہ اساتذہ کرام میں سے مولانا شمشاد احمد صاحب، مولانا شبیر الحق صاحب، مولانا اللہ بخش صاحب، مولانا عبدالمنان صاحب اور دیگر اساتذہ نے بھی شرکت کی اور مرحوم کو بعد نماز عصر محمود کوٹ شہر کے قریب مرکزی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا، مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند انتہائی نیک اور بھلے مانس شخص تھے۔

⌘ مفتی رشید احمد حقانی صاحب (کوئٹہ) کے ماموں زاد اور مولانا شراف الدین صاحب کے بھائی حافظ محمد یوسف صاحب جو درجہ ثالثہ کے طالب علم تھے، ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۲ اپریل ۲۰۱۵ء مدرسہ میں اچانک طبیعت خراب ہوگئی اور انتقال کر گئے۔

⌘ جامعہ کے معاون اور کہروڑ پکا کی معروف شخصیت محترم جناب حکیم مرزا سلیم بیگ صاحب کے بھائی جناب ماسٹر محمد سرور بن طفیل محمد جالندھری ۶۷ سال کی عمر میں ۱۹ رجب الخیر ۱۴۳۶ھ مطابق ۹ مئی ۲۰۱۵ء اوکاڑہ میں موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ ایک تیز رفتار کار نے ٹکر ماردی، جس کے نتیجہ میں مرحوم جاں بحق ہوگئے۔ پسماندگان میں ۲ بیٹے اور ۲ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسافرانِ آخرت کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com